

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا  
 "اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔" (النور)

کم علم خطباء و خطبہ کی زبانوں پر

# 100 مشہور ضعیف احادیث

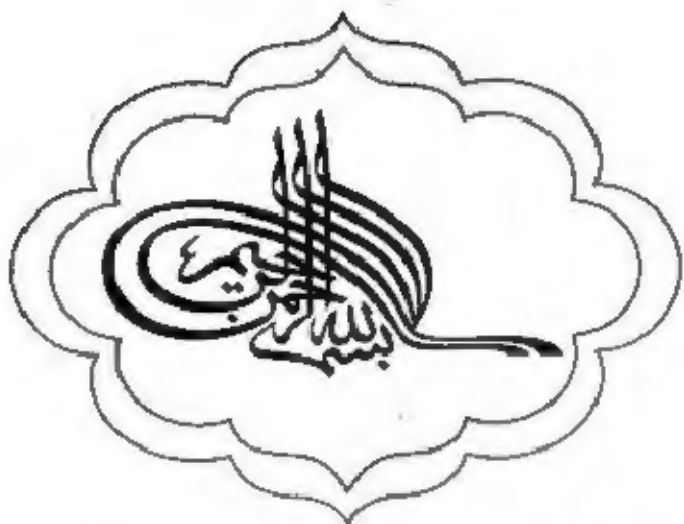


شیخ احسان محمد العتبی

ماہر ابن اثرب لاہوری

فلاح پبلیکیشنز





شرع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

## خطبہ مستور

﴿إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنُسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ  
أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يَضِلَّ فَلَا  
هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ  
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ﴾

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا  
وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ [آل عمران: ۱۰۲]

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ  
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي  
تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا﴾ [النساء: ۱۰]

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ  
أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا  
عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ۷۰-۷۱]

﴿أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَخَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ  
وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَكُلُّ مُحَدَّثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ  
ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ﴾

”یقیناً تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس کی  
مدد مانگتے ہیں اور اسی سے بخشش مانگتے ہیں۔ ہم اپنے نفسوں کے شر اور اپنی  
بد اعمالیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے  
کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ اپنے در سے دھتکار دے اس کے لیے کوئی  
رہبر نہیں ہو سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محبوبہ برحق صرف اللہ تعالیٰ ہے وہ

اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر صرف اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔“

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اس جان سے اس کی بیوی کو بنایا اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پیدا کیں اور انہیں (زمین پر) پھیلایا۔ اللہ سے ڈرتے رہو جس کے ذریعے (یعنی جس کے نام پر) تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے) سے بچو۔ بے شک اللہ تمہاری نگرانی کر رہا ہے۔“

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور ایسی بات کہو جو حکم (سیدھی اور سچی) ہو اللہ تمہارے اعمال کی اصلاح اور تمہارے گناہوں کو معاف فرمائے گا اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“

”حمد و صلاۃ کے بعد یقیناً تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد ﷺ کا ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جو (اللہ کے دین میں) اپنی طرف سے نکالے جائیں۔ دین میں ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم کی آگ ہے۔“ (1)

(1) [صحیح : صحیح ابو داود (1860) کتاب النکاح : باب عطیۃ النکاح ابو داود (2118) نسائی (104/3) حاکم (182/2) بیہقی (146/7) تمام المنة (ص 334-335) إرواء الغلیل (608)]

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## پیش لفظ

اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو لوگوں تک دو طرح سے پہنچایا ہے: ایک قرآن کے ذریعے اور دوسرے حدیث کے ذریعے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس دین (یعنی قرآن و حدیث) کی حفاظت کا ذمہ خود لیا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں یہ وضاحت موجود ہے۔ اس لیے جس طرح قرآن من و عن محفوظ ہے اسی طرح حدیث بھی اپنی اصل صورت میں محفوظ ہے۔ ان دونوں کو اپنی حقیقت سے آج تک نہ کوئی مٹا سکا ہے اور نہ ہی کوئی قیامت تک مٹا سکے گا۔

تاہم اس سے مجال انکار نہیں کہ مختلف ادوار میں مختلف بدطینت 'کذاب' زنادقہ اور اسلام دشمن عناصر نے دین میں تحریف اور رخنہ اندازی کے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے ایسی ایسی روایات گھڑیں کہ جن کا عہد رسالت میں کہیں نام و نشان تک نہیں تھا۔ مگر چونکہ دین کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے اس لیے اس نے ہر دور میں ایسے ثقہ علماء و محدثین کو پیدا فرمایا جنہوں نے کمال محنت اور عرق ریزی سے احادیث کے مجموعے سے ضعیف اور من گھڑت روایات کو الگ کر کے رکھ دیا اور سنت نبوی کو صحیح احادیث کے شفاف آئینے میں دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔

ان عظیم ہستیوں میں ایک نام دورِ حاضر کے محدث "علامہ ناصر الدین البانیؒ"

کا بھی ہے کہ جن کی علمی شخصیت اور کارہائے نمایاں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ انہوں نے جہاں مختلف علمی کتب تصنیف کی ہیں وہاں شانہ روزِ محنت سے متعدد کتبِ حدیث کی تصحیح اور ضعیف روایات کو بھی الگ الگ کر دیا ہے۔ اسی تحقیقی سلسلے میں ان کے ایک شاگردِ رشید ”شیخ احمد بن محمد العنسی“ کی ایک تازہ کاوش آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

انہوں نے اس کتاب میں اُن 100 مشہور ضعیف اور من گھڑت احادیث کو یکجا کرنے کی سعی کی ہے جنہیں ہمارے معاشرے کے جاہل خطباء اور واعظین اپنی تقریروں میں پر زور انداز میں بیان کرتے ہیں اور پھر عوام جس طرح سنتے ہیں اسی طرح ان پر عمل شروع کر دیتے ہیں جس سے بدعات کا ظہور ہوتا ہے حالانکہ ان کی حیثیت نبی کریم ﷺ پر افتراء و کذب بیانی سے زیادہ کچھ نہیں ہوتی۔ یہ کتاب اس لحاظ سے نہایت مفید ہے کہ اس میں ذکر کردہ ضعیف احادیث کو ذہن نشین کرنا انتہائی آسان ہے کیونکہ مرتب ﷺ نے احادیث جمع کرتے ہوئے بغرضِ اختصار بے جا تفصیل سے بچتے ہوئے صرف معنی حدیث اور حوالہ ہی نقل فرمایا ہے۔

راقم الحروف کو اللہ تعالیٰ نے اس مختصر عربی کتاب کا اردو ترجمہ کرنے کی توفیق بخشی، تو ترجمہ کے ساتھ ساتھ قارئین کے استفادے کے لیے ابتدائے کتاب میں مقدمہ کی صورت میں اُن ضروری معلومات کو بھی جمع کر دیا گیا ہے جو ضعیف اور من گھڑت احادیث سے متعلقہ تھیں۔ یہ مقدمہ ضعیف حدیث کی تعریف، ضعیف حدیث کی اقسام، احادیث گھڑنے کے اسباب، ضعیف حدیث کو ذکر کرنے کا حکم، ضعیف حدیث کو بیان کرنے کا طریقہ، ضعیف حدیث پر عمل کا حکم، ضعیف حدیث کی بنیاد پر دورِ حاضر میں مروج بدعات، ضعیف و موضوع احادیث سے بچنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تنبیہ، ضعیف احادیث اور بدعات پر عمل سے ہم کیسے بچیں؟ وہ کتب جن میں ضعیف اور موضوع احادیث جمع کی گئی ہیں اور دیگر مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ مقدمہ سے بھی پہلے

اُن ضروری اصطلاحات حدیث کو درج کر دیا گیا ہے جو علم حدیث سے واقفیت کے لیے  
اساس کی حیثیت رکھتی ہیں۔

یوں الحمد للہ یہ کتاب ہر عام و خاص کے لیے ضعیف حدیث کی معرفت، معاشرے میں  
مشہور من گھڑت روایات کی پہچان اور بدعات سے بچاؤ کا بہترین ذریعہ بن کر سامنے آئی  
ہے۔ یقینی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ دور حاضر میں یہ کتاب ہر مسلمان گھرانے کی اہم  
ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے عوام کی اصلاح اور راقم کی فلاح کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

[ رَبَّنَا ثَقِيزُ مَنَا بَلَدُكَ اَنْتَ السَّبِيحُ الْمُبْتَدِئُ ]

کتبہ

**حافظ عمران ایوب لاہوری**

تاریخ: 25 ستمبر 2005ء

فون: 0300-4206199

ای میل: hfzimran\_ayub@yahoo.com





# فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
18	چند ضروری اصطلاحات حدیث
21	مقدمہ از مترجم
21	حدیث کی تعریف
21	حدیث کی اقسام
22	ضعیف حدیث کی تعریف
23	ضعیف حدیث کی اقسام
25	ضعیف حدیث کی سب سے قبیح قسم
26	احادیث گم کرنے کے اسباب
26	① تقرب الی اللہ کی نیت
27	② اپنے مذہب کی تائید و تقویت
27	③ دین اسلام پر عیب لگانا
27	④ حکام وقت سے قریب ہونا
28	⑤ روایات کا بیان وسیلہ رزق بنالینا
28	⑥ شہرت طلبی
29	ضعیف حدیث کو ذکر کرنے کا حکم
32	ضعیف حدیث کو بیان کرنے کا طریقہ
33	ضعیف حدیث پر عمل کا حکم

- 34 \* کیا ضعیف حدیث سے استنباط ثابت ہوتا ہے؟ .....
- 35 \* ضعیف احادیث پر عمل اور حقیقت بدعات کی ایجاد .....
- 35 \* ضعیف احادیث کی بنیاد پر درود حاضر میں مروج چند بدعات .....
- 35 \* ① یہ عقیدہ رکھنا کہ ساری دنیا کی تخلیق نبی ﷺ کے لیے ہوئی .....
- 36 \* ② یہ عقیدہ رکھنا کہ سب سے پہلے نبی ﷺ کا نور پیدا ہوا .....
- 36 \* ③ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر درود پڑھنے والے کی آواز نبی ﷺ کو پہنچتی ہے ...
- 37 \* ④ یہ عقیدہ رکھنا کہ امت کے اعمال نبی ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں .....
- 37 \* ⑤ وضو کے دوران گردن کا مسح کرنا .....
- 38 \* ⑥ وضو کے بعد آسمان کی طرف دیکھنا اور انگلی اٹھانا .....
- 38 \* ⑦ اذان کے دوران انگوٹھوں کے ساتھ آنکھیں چومنا .....
- 39 \* ⑧ جمعہ کے روز والدین کی قبروں کی زیارت کا خاص اہتمام کرنا .....
- 39 \* ⑨ قبروں پر سورہ فاتحہ کی قراءت کرنا .....
- 39 \* ⑩ شبہ برائت کی رات کو عبادت کے لیے خاص کرنا .....
- 40 \* اہل بدعت کا عبرتناک انجام .....
- 40 \* \* بدعتی کا عمل قبول نہیں ہوتا .....
- 41 \* \* بدعتی کی توبہ قبول نہیں ہوتی .....
- 41 \* \* بدعتی کو پناہ دینے والا بھی لعنتی ہے .....
- 41 \* \* بدعتی حوض کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے .....
- 42 \* چند ضعیف و موضوع احادیث کے متعلق امام ابن تیمیہؒ کا بیان .....
- 48 \* ضعیف و موضوع احادیث کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تعبیر .....
- 49 \* ضعیف احادیث اور بدعات پر عمل سے ہم کیسے بچیں؟ .....

- \* 50 .....ضعیف احادیث کی پہچان کے سلسلہ میں شیخ محمد صالح المنجد رحمۃ اللہ علیہ کا بیان.....
- \* 52 .....وہ کتب جن میں ضعیف احادیث یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے.....

## 100 مشہور ضعیف روایات

- \* 57 .....بے حیائی اور برائی سے تہ روکنے والی نذر نماز نہیں.....
- \* 57 .....مسجد میں فضول گفتگو نیکوں کو کھا جاتی ہے.....
- \* 58 .....دنیا اور آخرت کے لیے عمل کی مثال.....
- \* 58 .....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مقل کی خوش بختی کا محور.....
- \* 58 .....رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بخت بختیستو مطمئن.....
- \* 59 .....دنیا کی طرف اللہ کی دہی.....
- \* 59 .....خوبصورت عورت سے بچ.....
- \* 59 .....دو گروہوں کی درنگی پر پوری امت کی درنگی کی ضمانت.....
- \* 60 .....میرے مرتبے کا وسیلہ پکڑو.....
- \* 60 .....نزد کے لیے نکلنے وقت دعا کرنے سے ہزار فرشتوں کی استغفار.....
- \* 61 .....امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تا قیامت خیر و بھلائی کا مرکز.....
- \* 61 .....عمر کے بعد سونے سے عقل خراب ہو جانے کا اندیشہ.....
- \* 61 .....بے وضوہ ہونے کے بعد وضوہ کرنے کی ترغیب.....
- \* 62 .....حج کے دوران قبر نبوی کی زیارت کی ترغیب.....
- \* 62 .....حج کے دوران قبر نبوی کی زیارت کی فضیلت.....
- \* 62 .....امت کا اختلاف رحمت ہے.....
- \* 63 .....کسی بھی صحابی کی اتباع ذریعہ ہدایت.....

صفحہ نمبر	مضامین
-----------	--------

63	* نفس کی پہچان ہی رب کی پہچان ہے
63	* مجھے میرے رب نے ادب سکھایا
64	* قلص لوگ بھی خطرے میں ہیں
64	* مومن کے جوٹھے میں شفا ہے
64	* خلیفہ مہدی کی آمد کی ایک علامت
65	* تو پر کرنے والے کی فضیلت
65	* نبی کریم ﷺ کو کوئی بات بلا مقصد نہیں بھلائی جاتی تھی
65	* لوگ مرنے کے بعد ہوش میں آئیں گے
66	* بھی حدیث کی پہچان
66	* طلاق سے عرش کا نپ اٹھتا ہے
66	* بقدر دردمند خون لگا ہو تو نماز باطل ہو جاتی ہے
66	* حق کی فضیلت
67	* عربی زبان کی شان
67	* قرآن کا دل سوراہا
67	* فکرِ آخرت کی فضیلت
68	* مسجد کا پڑوسی گھر میں نماز ادا نہیں کر سکتا
68	* حجر اسود اللہ کا دایاں ہاتھ
68	* روزے ہمدردی کی ضمانت
69	* پڑوس کی حد
69	* کائنات کی تخلیق رسول اللہ ﷺ کے لیے
69	* سورۃ واتھ کی تلاوت سے فقر و فاقے کا خاتمہ

- 69 ..... رضائے الہی اور اہل اسلام کے لیے فکر کرنے کی ترغیب \*  
 70 ..... جیسی عوام دیہ حکمران \*  
 70 ..... شبِ براءت میں گناہوں کی بخشش اور رزق کی فراخی \*  
 72 ..... نومولود کے کان میں اذان و اقامت کہنے کی فضیلت \*  
 73 ..... ایک سبت زندہ کرنے سے سو شہیدوں کا اجر \*  
 73 ..... میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں \*  
 73 ..... قرآن، والدین اور علی رضی اللہ عنہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے \*  
 74 ..... مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی فضیلت \*  
 74 ..... قرمبی رشتہ دار نیکی کے زیادہ مستحق \*  
 74 ..... جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص \*  
 75 ..... بہترین نام \*  
 75 ..... طلب علم کے لیے چین تک جانے کا حکم \*  
 75 ..... عورتوں کی رائے کی مخالفت کرنے کا حکم \*  
 75 ..... روزِ قیامت لوگوں کو ماؤں کے ساتھ بلایا جائے گا \*  
 76 ..... حکمران زمین میں اللہ کا سایہ ہے \*  
 76 ..... اللہ سے ڈرنے والے اور نہ ڈرنے والے کا انجام \*  
 76 ..... اللہ کے فیصلے پر راضی نہ ہونے والے کو دوسرا رب تلاش کرنے کا حکم \*  
 77 ..... فاسق کی غیبت نہیں ہوتی \*  
 77 ..... تہقین کے بعد مردے کو ہدایت \*  
 78 ..... استخارہ مشورہ اور میانہ روی اختیار کرنے والے کے لیے بشارت \*  
 78 ..... بال اور ناخن کاٹ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اذان کرنے کے لیے جنت البقیع بھیجے \*

- 79 ..... مومن کی صفات \*  
 79 ..... ماہر مفسرین کی فضیلت \*  
 30 ..... جہنم کی کیفیت \*  
 81 ..... کفر سے کلام کا نقصان \*  
 81 ..... اگلی صف پروری ہو چکی ہو تو کسی آدمی کو پیچھے کھینچنا \*  
 82 ..... اس امت میں تمیں ابدال ہوں گے \*  
 82 ..... تمام صحابہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی وجہ \*  
 83 ..... بیت اللہ میں طواف ہی تحیۃ المسجد ہے \*  
 83 ..... نماز میں انسان اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے \*  
 83 ..... کیا اللہ تعالیٰ بھی سوتے ہیں؟ \*  
 84 ..... نظر شیطان کا ایک تیر ہے \*  
 84 ..... نکسیر پھوٹ پڑنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے \*  
 85 ..... ایمان کی حقیقت \*  
 85 ..... قیامت کی ایک علامت \*  
 85 ..... نبی ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے مکاری نے غار کے دروازے پر جال بن دیا \*  
 86 ..... وضو ٹوٹ جانے پر وضو کرنے کا حکم \*  
 86 ..... پتھر کا گم جنتیں اپنا لینے کے بعد امت آزمائش کا شکار ہو جائے گی \*  
 88 ..... دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ \*  
 88 ..... رزق حلال کمانا بھی جہاد ہے \*  
 88 ..... قرآن کی دہن سورہ رحمن ہے \*  
 88 ..... قوم کا سردار درحقیقت قوم کا خادم ہوتا ہے \*

- \* 89 ..... شہد اور قرآن میں شفاء ہے
- \* 89 ..... اُمیہ بن ابی القُصَیْط کی حالت زار
- \* 89 ..... حبیب الدین اختیار کرو گے ویسی ہی جزا دیتے جاؤ گے
- \* 89 ..... ملک الموت کا سامن کرنا کتنا سخت ہے؟
- \* 90 ..... سات کاموں سے پہلے اعمال میں جلدی کرو
- \* 90 ..... لتویٰ جہنم میں لے جانے کا بھی باعث بن سکتا ہے
- \* 91 ..... مومن کی فراست سے بچو
- \* 91 ..... دنیوی عیش و عشرت کے لیے مال جمع کرنے والا بے عقل ہے
- \* 91 ..... کھانے کے آخر میں پانی پینے کی ممانعت
- \* 91 ..... دلوں کے زنگ کا علاج
- \* 92 ..... جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف
- \* 92 ..... بلا وجہ چھوڑے گئے ایک روزے کی قضاء کبھی نہیں دی جاسکتی
- \* 92 ..... عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا جنت میں داخل ہونے کا انداز
- \* 92 ..... طلاق اللہ تعالیٰ کی میغوض ترین چیز
- \* 93 ..... نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری پر عورتوں اور بچوں کے اشعار
- \* 93 ..... حسد نیکیوں کو کھسا جاتا ہے
- \* 94 ..... حکمرانوں کے ہاتھوں ملنے والی سزا اور حقیقت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے...
- \* 94 ..... نومولود کے کان میں اذان و اقامت
- \* 95 ..... دانائی کا زیادہ مستحق کون؟

## چند ضروری اصطلاحات حدیث

**حدیث** ایسا قول، فعل اور تقریر جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہو۔ سنت کی بھی یہی تعریف ہے۔ یاد رہے کہ تقریر سے مراد آپ ﷺ کی طرف سے کسی کام کی اجازت ہے۔

**خبر** خبر کے متعلق تین اقوال ہیں۔ (1) خبر حدیث کا ہی دوسرا نام ہے۔ (2) حدیث وہ ہے جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور خبر وہ ہے جو کسی اور سے منقول ہو۔ (3) خبر حدیث سے عام ہے یعنی اس روایت کو بھی کہتے ہیں جو نبی ﷺ سے منقول ہو اور اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی اور سے منقول ہو۔

**آثار** ایسے اقوال اور افعال جو صحابہ کرام اور تابعین کی طرف منقول ہوں۔  
**متواتر** وہ حدیث جسے بیان کرنے والے راویوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہو کہ ان سب کا جھوٹ پر جمع ہو جانا عقلاً محال ہو۔

**آحاد** خبر واحد کی جمع ہے۔ اس سے مراد ایسی حدیث ہے جس کے راویوں کی تعداد متواتر حدیث کے راویوں سے کم ہو۔

**مرفوع** جس حدیث کو نبی ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔  
**موقوف** جس حدیث کو صحابی کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔  
**مقطوع** جس حدیث کو تابعی یا اس سے کم درجے کے کسی شخص کی طرف منسوب کیا گیا ہو خواہ اس کی سند متصل ہو یا نہ۔

**صحیح** جس حدیث کی سند متصل ہو اور اس کے تمام راوی ثقہ، دیانت دار اور قوت حاکم کے مالک ہوں۔ نیز اس حدیث میں شذوذ اور کوئی خفیہ خرابی بھی نہ ہو۔



حسن

جس حدیث کے راوی حافظے کے اعتبار سے صحیح حدیث کے راویوں سے کم درجے کے ہوں۔

ضعیف

ایسی حدیث جس میں نہ تو صحیح حدیث کی صفات پائی جائیں اور نہ ہی حسن حدیث کی۔

موضوع

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کسی من گھڑت خبر کو رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

شاذ

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں ایک ثقہ راوی نے اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کی ہو۔

مرسل

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں کوئی تابعی صحابی کے واسطے کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے روایت کرے۔

معلق

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس میں ابتدائے سند سے ایک یا سارے راوی ساقط ہوں۔

معضل

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کے درمیان سے اکٹھے دو یا دو سے زیادہ راوی ساقط ہوں۔

منقطع

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کی سند کسی بھی وجہ سے منقطع ہو یعنی متصل نہ ہو۔

متروک

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کے کسی راوی پر جھوٹ کی تہمت ہو۔

مکدر

ضعیف حدیث کی وہ قسم جس کا کوئی راوی فاسق بدعتی بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا یا بہت زیادہ غفلت برتنے والا ہو۔

علم

علم حدیث میں علت سے مراد ایسا خفیہ عیب ہے جو حدیث کی صحت کو نقصان پہنچاتا ہو اور اسے صرف فن حدیث کے ماہر علماء ہی سمجھتے ہوں۔

صحیحین صحیح احادیث کی دو کتابیں یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔

صحاح ستہ معروف حدیث کی چھ کتب یعنی بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ۔

جامع جامع حدیث کی وہ کتاب جس میں مکمل اسلامی سطومات مثلاً عقائد، عبادات، معاملات، تفسیر، سیرت، مناقب، فتن اور روز محشر کے احوال وغیرہ سب کچھ جمع کر دیا گیا ہو۔

اطراف اطراف وہ کتاب جس میں ہر حدیث کا ایسا حصہ لکھا گیا ہو جو باقی حدیث پر دلالت کرتا ہو مثلاً تحفۃ الاشراف از امام حزی وغیرہ۔

اجزاء اجزاء اجزاء جز کی جمع ہے۔ اور جزء اس چھوٹی کتاب کو کہتے ہیں جس میں ایک خاص موضوع سے متعلق بالاستیعاب احادیث جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہو مثلاً جزء رفع الیدین از امام بخاری وغیرہ۔

اربعین اربعین حدیث کی وہ کتاب جس میں کسی بھی موضوع سے متعلقہ چالیس احادیث ہوں۔ سنن سنن حدیث کی وہ کتب جن میں صرف احکام کی احادیث جمع کی گئی ہوں مثلاً سنن نسائی، سنن ابن ماجہ اور سنن ابی داؤد وغیرہ۔

مسند مسند حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی احادیث کو الگ الگ جمع کیا گیا ہو مثلاً مسند شافعی وغیرہ۔

مستدرک مستدرک ایسی کتاب جس میں کسی محدث کی شرائط کے مطابق ان احادیث کو جمع کیا گیا ہو جنہیں اس محدث نے اپنی کتاب میں نقل نہیں کیا مثلاً مستدرک حاکم وغیرہ۔

مستخرج مستخرج ایسی کتاب جس میں مصنف نے کسی دوسری کتاب کی احادیث کو اپنی سند سے روایت کیا ہو مثلاً مستخرج ابوالفیم الصہبانی وغیرہ۔

معجم معجم ایسی کتاب جس میں مصنف نے اپنے اساتذہ کے ناموں کی ترتیب سے احادیث جمع کی ہوں مثلاً معجم کبیر از طبرانی وغیرہ۔

## حدیث کی تعریف<sup>(۱)</sup>

لغوی اعتبار سے لفظ حدیث کا معنی ہے ”کسی چیز کا نیا اور جدید ہونا۔“ اس کی جمع خلاف قیاس ”احادیث“ آتی ہے۔ جبکہ اصطلاحی طور پر حدیث کی تعریف یہ ہے:

((كُلُّ مَا أُصِيفَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنْ قَوْلٍ أَوْ فِعْلٍ أَوْ تَقْرِيرٍ أَوْ صِفَةٍ))

”ہر وہ قول، فعل اور تقریر<sup>(۲)</sup> یا صفت جو نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب ہو اسے حدیث کہتے ہیں۔“

## حدیث کی اقسام

صحیح و ضعیف کے لحاظ سے حدیث کی دو قسمیں ہیں:

① مقبول ② غیر مقبول

(۱) [واضح رہے کہ حدیث سے متعلقہ مذکورہ اکثر و بیشتر تعریفات و معلومات اصطلاحات حدیث پر مشتمل ڈاکٹر محمود طمان کی کتاب ”میسر مصطلح الحديث“ جو دینی مدارس کا لجز اور یونیورسٹیز کے نصاب میں بھی شامل ہے سے لی گئی ہیں۔ طمان سے بچے کے لیے اور کلام کو عام فہم بنانے کے لیے صرف ایک معروف و معتبر کتاب کو ہی ترجیح دی گئی ہے، تاہم جہاں بقدر ضرورت دیگر کتب سے استفادہ کیا گیا ہے وہاں ان کا حوالہ بھی نقل کر دیا گیا ہے۔]

(۲) [تقریر سے مراد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں کوئی کام ہوا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار کی ہو اس قسم کی حدیث کو ”تقریری حدیث“ کہتے ہیں۔]

مقبول سے مراد وہ احادیث ہیں جن میں صدق کا پہلو راجح اور غالب ہو۔ اس نوع کا حکم یہ ہے کہ یہ شریعت میں حجت ہیں اور ان پر عمل واجب ہے اور غیر مقبول سے مراد وہ روایات ہیں جن میں صدق اور سچ کا پہلو غالب نہ ہو۔ ایسی روایات کا حکم یہ ہے کہ یہ حجت نہیں ہوتیں اور نہ ہی ان پر عمل واجب ہوتا ہے۔

چونکہ ہمارا موضوع یہی غیر مقبول یعنی ضعیف و مردود روایت سے ہی متعلق ہے اس لیے آئندہ سطور میں اسی کے متعلق بالاختصار ذکر کیا جائے گا۔

## ضعیف حدیث کی تعریف

لغوی اعتبار سے لفظ ضعیف قوی و طاقتور کے بالتقابل استعمال ہوتا ہے۔ جو حسی اور معنوی دونوں کیفیتوں کو شامل ہوتا ہے لیکن یہاں صرف معنوی ضعف ہی مراد ہے۔ اصطلاحی طور پر ضعیف حدیث کی تعریف اہل علم نے ان الفاظ میں کی ہے:

(( تَحْلُ حَدِيثٌ لَمْ يَحْتَمِمْ فِيهِ صِفَاتُ الْحَدِيثِ الصَّحِيحِ وَلَا صِفَاتُ الْحَدِيثِ الْحَسَنِ ))

”ہر وہ حدیث جس میں نہ تو صحیح حدیث کی صفات موجود ہوں اور نہ ہی حسن حدیث کی۔“ (۱)

صحیح حدیث کی صفات و مردہ یہ ہیں کہ اس کے تمام راویوں میں دشابط ہوں اور وہ اپنے ہی جیسے عادل و ضابط راویوں سے نقل کریں اور یہ کیفیت سند کے شروع سے آخر تک قائم رہے نیز اس میں کوئی شد و ذیافتی علت بھی نہ ہو۔ حسن حدیث کی صفات یہ ہیں کہ ایسی حدیث جس کے راوی عادل مگر حافظے کے اعتبار سے صحیح حدیث کے راویوں سے کچھ کم

(۱) [المصنف الراوی للبیہقی (۱/۱۷۹) شرح مسلم للنووی (۱/۱۹۱) مقدمة تحفة

الاحادیث (ص ۱۹۹) قواعد التحلیث من فنون مصطلح الحديث (ص ۱۰۸)]

درجے کے ہوں اور سند آخر تک متصل ہو اور وہ شاذ یا معطل بھی نہ ہو۔ صحیح حدیث کی ایک قسم صحیح لغیرہ ہے جو درحقیقت مذکورہ حسن حدیث ہی ہوتی ہے مگر وہ مزید اس جیسی یا اس سے قوی تر اسانید کے ذریعے بھی منقول ہوتی ہے۔ اسی طرح حسن حدیث کی ایک قسم حسن لغیرہ بھی ہے جو اصل میں ضعیف روایت ہی ہوتی ہے مگر ایک تو وہ کئی سندوں سے ثابت ہوتی ہے اور دوسرے یہ کہ اس کے ضعف کا باعث راوی کا فسق یا کذب نہیں ہوتا۔ مختصر لفظوں میں حسن لغیرہ وہ ضعیف حدیث ہے جو مزید ایک یا زیادہ سندوں سے ثابت ہو اور یہ دوسری سند بھی اسی جیسی یا اس سے قوی تر ہو۔ نیز اس حدیث کے ضعف کا سبب اس کے راوی کے حفظ کی خرابی یا سند میں انقطاع یا اس کے راویوں کی جہالت سے متعلق ہو۔

مذکورہ بالا صحیح اور حسن حدیث کے متعلق کچھ تفصیل نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کے سامنے یہ بات واضح ہو جائے کہ کون کون سی صفات و شرائط موجود ہوں تو حدیث صحیح یا حسن درجہ کی ہوتی ہے اور کون سی صفات موجود نہ ہوں تو حدیث ضعیف و مردود ہوتی ہے۔

## ضعیف حدیث کی اقسام

ضعیف حدیث کو اہل علم نے صحیح حدیث کی مختلف شرائط منقود ہونے کے اعتبار سے مختلف انواع و اقسام میں تقسیم کیا ہے جن کا اجمالاً ذکر حسب ذیل ہے:

❖ اگر سند متصل نہ ہو تو ضعیف حدیث کو چار انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① مُعَلَّق: وہ حدیث جس کی سند کی ابتداء سے ایک یا زیادہ راوی اکٹھے ہی حذف کر دیئے گئے ہوں۔

② مُوَصَّل: وہ حدیث جس کی سند کے آخر سے تا ابی کے بعد والا راوی ساقط ہو۔

③ مُفْضَل: وہ حدیث جس کی سند میں سے دو یا زیادہ راوی یکے بعد دیگرے ایک

یہ کہہ سے ساقط ہوں۔

④ مُنْقَطِع: وہ حدیث جس کی سند کسی بھی وجہ سے متصل نہ ہو۔

⑤ مُذَلَّل: وہ حدیث جس میں کسی راوی نے سند کے عیب کو چھپا کر اس کی تقصیر کو ظاہر کیا ہو۔

● اگر راوی عادل نہ ہوں تو ضعیف حدیث کو تین انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① مَوْضُوع: وہ جمہوری 'من' کثرت اور خود ساختہ بات جسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

② مَقْرُوك: وہ حدیث جس کے کسی راوی پر بھوٹ کی تہمت کا طعن ہو۔

③ مُنْكَر: وہ حدیث جس کے کسی راوی میں فاش انقطاع یا انتہائی غفلت یا فسق کا ظہور ہو۔

● اگر راوی کا حافظہ صحیح نہ ہو تو ضعیف حدیث کو چار انواع میں تقسیم کیا جاتا ہے:

① مُدْرَج: وہ حدیث جس کی سند کا سیاق بدل دیا گیا ہو یا بغیر کسی وضاحت کے اس کے متن میں کوئی اضافی بات داخل کر دی گئی ہو۔

② مُقْلُوب: وہ حدیث جس کی سند یا متن کے ایک لفظ کو دوسرے لفظ کے ساتھ بدل دیا گیا ہو یا ان میں تقدیم و تاخیر کر دی گئی ہو۔

③ مُبْطَلِب: وہ حدیث مختلف اسالیب و اسانید سے مروی ہو جبکہ وہ قوت میں بھی مساوی ہوں۔

④ مُضَعَف: وہ حدیث جس میں تقدیراویوں کے بیان کردہ الفاظ کے برعکس ایسے الفاظ بیان کیے گئے ہوں جو لفظی یا معنوی طور پر مختلف ہوں۔

● اگر کوئی تقدیراوی اپنے سے زیادہ تقدیراوی کی مخالفت کرے تو ضعیف حدیث کی ایک قسم مائل ہوتی ہے:

⑤ حُذَّاف: وہ حدیث جسے کوئی مقبول راوی اپنے سے زیادہ افضل و لاوی راوی کی مخالفت میں بیان کرے۔

❶ اگر حدیث میں کوئی خفیہ علت موجود ہو تو بھی ضعیف حدیث کی ایک ہی قسم بنائی جاتی ہے۔

⑦ مُعْتَل: وہ حدیث جس میں کوئی ایسی عقلی علت پائی جائے جو اس کے صحیح ہونے پر اثر انداز ہوتی ہو جبکہ ظاہری طور پر وہ صحیح و سالم معلوم ہوتی ہو۔

### ضعیف حدیث کی سب سے قبیح قسم

ضعیف حدیث کی اقسام میں سے سب سے بری اور قبیح قسم ”موضوع“ ہے۔ بعض اہل علم نے تو اسے ایک مستقل قسم قرار دیا ہے اور اسے ضعیف حدیث کی اقسام میں شمار ہی نہیں کیا۔ اہل علم کا اتفاق ہے کہ جان بوجھ کر موضوع روایت کو اس کی حقیقت ذکر کیے بغیر ہی بیان کر دینا حرام ہے کیونکہ ایک صحیح حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

﴿مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّخِذْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ﴾

”جس نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ بنا لے۔“ (1)

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان موجود ہے:

﴿مَنْ حَدَّثَ عَنِّي بِحَدِيثٍ بَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ﴾

”جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا بھی ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو

(1) [بخاری (107) کتاب العلم: باب اسم من كذب على النبي ﷺ، مسلم (3)

مسند: باب تغیظ الکذب علی رسول اللہ ﷺ، احمد (8784) ابن ابی شیبہ

وہ خود جھوٹوں میں سے ایک ہے۔“ (1)

ایک اور حدیث میں یہ لفظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ يَلْجِ الْمَارَ ﴾

”مجھ پر جھوٹ نہ بناؤ کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ بنا دیتا ہے وہ آگ میں داخل ہوگا۔“ (2)

## احادیث گھڑنے کے اسباب

جن اسباب و وجوہ کی بنا پر احادیث گھڑی گئیں ان میں سے چند ایک کا بالا اختصار

ذکر حسب ذیل ہے:

### ① تقرب الی اللہ کی نیت:

احادیث گھڑنے والا اپنی راست میں لوگوں کو نیکی اور خیر کی ترغیب دینے کا حریص ہوتا ہے یا انہیں منکرات سے روکنا چاہتا ہے اور کچھ باتیں بنا کر احادیث کی صورت میں بیان کرتا ہے۔ ایسے لوگ بالعموم بظاہر زاہد اور صوفی منش سے ہوتے ہیں اور یہ سب سے بدترین احادیث گھڑنے والے شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ لوگ ان کے ظاہری زہد و تقویٰ کے باعث ان کی باتوں کو بہت جلد قبول کر لیتے ہیں مثلاً یسیرۃ بن حیدرؒ۔ امام ابن حبانؒ اپنی

(1) [مسلم - مقدمة: باب وجوب الرواية عن الثقات وترك الكناہیں والتخلف من الكذب علی رسول اللہ، ترمذی (2662) کتاب العلم: باب ما جاء فیہ من روی حدیثا وهو یری أنه کذب، ابن ماجہ (41) مقدمة: باب من حدث عن رسول اللہ حدیثا وهو یری أنه کذب، احمد (20242) ابن حبان (29) طہالسی (38/1) ابن ابی شیبہ (595/8)]

(2) [مسلم (3) مقدمة: باب تفلیط الکذب علی رسول اللہ، ہعاری (106) کتاب العلم: باب اثم من کذب علی النبی، ترمذی (2660) کتاب العلم: باب ما جاء فی تعظیم الکذب علی رسول اللہ، ابن ماجہ (31) مقدمة: باب التفلیط فی تعمد الکذب علی رسول اللہ، أبو یعلی (613) طہالسی (107)]



”بِكَتَابِ الصُّفَاءِ“ میں ابن مہدی سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے میسرہ سے پوچھا: آپ یہ احادیث کہاں سے لاتے ہیں کہ اگر کوئی فلاں فلاں چیز پڑھے تو اس کے لیے یہ یہ اجر و ثواب ہے وغیرہ۔ تو اس نے جواب دیا کہ یہ باتیں میری اپنی خود ساختہ ہوتی ہیں۔ میں اس طرح لوگوں کو خیر اور نیک کی طرف راغب کرتا ہوں۔ (1)

② اپنے مذہب کی تائید و تقویت:

سیاسی و مذہبی فرقوں کے ظہور کے بعد مثلاً خوارج اور شیعہ وغیرہ ہر گروہ کے لوگوں نے اپنے مذہب کی تائید و تقویت کے لیے احادیث وضع کیں۔ مثلاً یہ روایت کہ ”علی بنی بشر میں سب سے افضل ہیں اور جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔“

③ دین اسلام پر عیب لگانا:

زندیق لوگ جب اسلام میں کسی اور طرح علی الاعلان رخنہ اندازی سے عاجز رہے تو خفیہ طور پر انہوں نے یہ راہ اپنائی اور پھر بہت ہی مکر وہ اور ناپسندیدہ باتیں احادیث و روایات کی شکل میں لوگوں کے اندر پھیلا دیں۔ پھر ان ہی کی بنیاد پر اسلام کو بدنام کرنے لگے۔ مثلاً محمد بن سعید شامی ایک معروف زندیق تھا۔ اس کے ان مکر وہ افعال کی بنا پر ہی اسے سولی پر لٹکایا گیا اور (مکر وہ) ”الْمُضَلُّوْب“ کہلایا۔ اس کی (گٹھری ہوئی) ایک روایت اس طرح ہے جو وہ انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ذکر کرتا تھا ”میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں الا کہ اللہ چاہے۔“ (2)

④ حکام وقت سے قریب ہونا:

بعض کمزور ایمان والے لوگ حکام وقت کی خواہشات کی مناسبت سے کچھ روایات

(1) [تلمذ الراوی (282/1) بحوالہ ’تیسرے مصطلح الحديث‘]

(2) [تلمذ الراوی (284/1) بحوالہ ’تیسرے مصطلح الحديث‘]

گھڑ کے ان کے سامنے بیان کرتے اور انہیں خوش کر کے ان کے ہاں اپنا مرتبہ بڑھانے کی کوشش کرتے تھے۔ مثلاً خیث بن ابیہیم نضی کوئی، اس کا مشہور واقعہ یہ ہے کہ جو امیر المومنین مہدی عباسی کے ہاں پیش آیا۔ یہ شخص جب غلیفہ کے ہاں گیا تو دیکھا کہ وہ کبوتروں سے کھیل رہا ہے۔ اس نے جاتے ہی اپنی سند سے رسول اللہ ﷺ تک ایک خود ساختہ حدیث سنائی جس کا مضمون یوں تھا:

”آپ ﷺ نے فرمایا، مقابلہ صرف نیزہ بازی، اونٹ دوڑ، گھڑ دوڑ اور پرندوں (کبوتروں وغیرہ) میں ہی جانتا ہے۔“

خیث نے مذکورہ روایت میں جناح (یعنی پرندوں کے پر یا کبوتر وغیرہ) کے الفاظ اپنی طرف سے بڑھا دیئے تھے کہ غلیفہ خوش ہو جائے۔ مگر مہدی کو اس خود ساختہ اضافہ کا علم ہو گیا تو اس نے کبوتروں کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ ”میں نے ہی اس شخص کو یہ خود ساختہ الفاظ فرمان رسول میں اضافہ کرنے پر ابھارا ہے۔“

❶ روایات کا بیان وسیلہ رزق بیالینا:

بعض نام نہاد اداکار اور قصہ گو قسم کے لوگ عوام میں بے سرو پا روایات بیان کرتے جن میں عجیب سا تجسس ہوتا اور اس طرح وہ چاہتے کہ لوگ ان کی محفلوں میں بیٹھیں اور نذرانے پیش کریں۔ ابوسعید الدہلی کا نام اسی صف میں شامل ہے۔

❷ شہرت طلبی:

بعض لوگ ایسی ایسی عجیب و غریب روایات بیان کرتے کہ یہ کسی اور کے پاس نہیں ہیں یا وہ مندرجہ ذیل کر دیتے تاکہ لوگ ان کی طرف راغب اور مائل ہوں اور انہیں شہرت ملے۔ مثلاً ابن ابی دھیاور حمالی نصیبی۔ (1)

ضعیف حدیث کو ذکر کرنا جائز نہیں البتہ اسے صرف اس صورت میں بیان کیا جا سکتا ہے کہ اس کے ضعف کو بھی ساتھ ہی بیان کیا جائے۔ تاکہ سامعین یا قارئین کو علم ہو جائے کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب تو کی گئی ہے مگر ثابت نہیں۔ کیونکہ اگر ضعیف حدیث کو اس کا ضعف بیان کیے بغیر ہی آگے نقل کر دیا گیا تو یقیناً ایک طرف یہ رسول اللہ ﷺ پر اقتراء ہوگا اور دوسری طرف لوگوں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ جو قطعاً جائز نہیں جیسا کہ گزشتہ عنوان کے تحت اس کے دلائل ذکر کر دیئے گئے ہیں۔

واضح رہے کہ ضعیف حدیث کو آگے بیان کرنے والا دو حالتوں سے خالی نہیں:

① اسے حدیث کے ضعف کا علم ہو ② اسے یہ علم نہ ہو

اگر اسے حدیث کے ضعیف ہونے کا علم تھا اور اس نے پھر بھی اسے اس کا ضعف واضح کیے بغیر آگے بیان کر دیا تو لازماً اس پر رسول اللہ ﷺ کی بیان کردہ یہ وعید صادق آئے گی:

”جس نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی اور وہ جانتا بھی ہے کہ یہ جھوٹ ہے تو

وہ خود جھوٹوں میں سے ایک ہے۔“ (1)

اور اگر اسے حدیث کے ضعیف ہونے کا علم ہی نہیں تھا تو پھر بھی وہ رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے گناہگار ضرور ہوگا:

﴿كَفَى بِالْمُرءِ كَذِبًا اَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ﴾

”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے سبکی کافی ہے کہ وہ جو سنے اسے آگے بیان کر دے۔“ (2)

(1) [ترمذی (2662)]

(2) [مسلم (5) مقدمہ ابو داؤد (4992) کتاب الأدب باب فی التشدید فی الکذب]

ابن ابی شیبہ (594/8) ابن حبان (30) حاکم (381/1)

اس حدیث پر امام مسلم نے یہ عنوان قائم کیا ہے

(( نَابُ : النُّهَى عَنِ التَّحْدِثِ بِكُلِّ مَا مَنَعَ ))

”ہر وہ بات جسے انسان نے (بلا تحقیق) اسے آگے بیان کرنا منع ہے۔“

ثابت ہوا کہ جو شخص کسی حدیث کی صحت و ضعف کا علم نہیں رکھتا اسے چاہیے کہ بلا تحقیق اسے آگے بیان نہ کرے۔ نیز جب عام معاملات کے لیے شریعت میں تحقیق کا حکم دیا گیا ہے اور عدالت و دیانت کا اعتبار کیا گیا ہے تو دین کے معاملے میں بالاولیٰ تحقیق و عدالت کو ملحوظ رکھنا چاہیے جیسا کہ یہ حکم درج ذیل دلائل سے ثابت ہوتا ہے

① ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا

بِمَهْلَكَةٍ فَقُبُحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ كَذِبِينَ﴾ [الحجرات : 6]

”اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا

کر دیا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے کیے پر پشیمانی اٹھاؤ۔“

② ﴿وَأَشْهِدُوا ذَوَىٰ عَدْلٍ مِّنكُمْ﴾ [الطلاق : 2]

”اور اپنے (لوگوں) میں سے دو دیانت دار گواہ مقرر کر لو۔“

③ ﴿وَأَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ

وَأَمْرَأَتَانِ مِمَّنْ رَضَوْنَ مِنَ الشَّهَادَةِ﴾ [البقرة : 282]

”اپنے میں سے دو مرد گواہ مقرر کر لو اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں

جنہیں تم گواہوں میں سے پسند کر لو (یعنی جن کی نیکی و تقویٰ اور دیانت کا

تمہیں یقین ہو)۔“

④ ﴿لَا يَكْفَاخُ إِلَّا بَوَالِيٌّ وَشَا عِدَّتِي عَدْلٍ﴾

”دلی کی اجازت اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔“ (1)

امام ابو شامہؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث کو ذکر کرنا جائز نہیں ہاں صرف اس صورت میں جائز ہے کہ اس کا ضعف بھی بیان کیا جائے۔ محدث العصر علامہ ناصر الدین البانیؒ نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے۔ (1)

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ

جو شخص ضعیف حدیث کا ضعف جانتا ہے اور پھر اسے بیان نہیں کرتا تو وہ ایسا کرنے کی وجہ سے گناہگار بھی ہوتا ہے اور لوگوں کو دھوکہ بھی دیتا ہے۔ کیونکہ یہ امکان موجود ہے کہ اس کی بیان کردہ احادیث کو سننے والا ان سب پر یا ان میں سے بعض پر عمل کرے اور یہ بھی امکان موجود ہے کہ وہ ساری احادیث یا ان میں سے کچھ احادیث چھوٹی ہوں اور ان کی کوئی اصل ہی نہ ہو۔ حالانکہ صحیح احادیث ہی تعداد میں اس قدر ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے ضعیف احادیث کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ پھر بہت سے لوگ محض اس لیے جان بوجھ کر ضعیف اور مجہول اسناد والی احادیث بیان کرتے ہیں کہ عوام میں ان کی شہرت ہو اور یہ کہا جائے کہ ان کے پاس بہت زیادہ احادیث ہیں اور اس نے بہت سی کتابیں تالیف کی ہیں جو شخص علم کے سچاٹے میں اس روش کو اختیار کرتا ہے اس کے لیے علم میں کچھ حصہ نہیں اور اسے عالم کہنے کی بجائے جاہل کہنا زیادہ مناسب ہے۔ (2)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حدیث بیان کرتے وقت احتیاط کی احتیاط سے کام لینا چاہیے جب تک تحقیق و تدقیق کے ذریعے کسی حدیث کی صحت کے بارے میں کامل یقین نہ ہو جائے اسے آگے بیان نہیں کرنا چاہیے ہاں اگر کہیں ضعیف یا موضوع روایت کو بیان کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو وہاں ساتھ ہی اس کی حالت بھی واضح کر دینی چاہیے کہ یہ ضعیف ہے یا موضوع۔

(1) [تمام المنہ (ص 32) الباعث علی انکار البدع والحوادث (ص 54)]

(2) [مقدمہ صحیح مسلم]

## ضعیف حدیث کو بیان کرنے کا طریقہ

ضعیف حدیث کو بیان کرتے وقت صراحت کے ساتھ اس طرح نہیں کہنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، بلکہ غیر واضح اور غیر پختہ الفاظ میں یوں کہنا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس طرح روایت کیا جاتا ہے یا اس طرح نقل کیا جاتا ہے یا ہمیں آپ ﷺ سے اس طرح پہنچا ہے۔ اس لیے کہ کسی بھی حدیث کا ضعف واضح ہو جانے کے بعد صراحت کے ساتھ اسے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا کسی طرح درست نہیں۔

شیخ الہانیؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث کے متعلق یہ نہ کہا جائے کہ آپ ﷺ نے فرمایا، یا آپ ﷺ سے وارد ہے، یا اس طرح کے دیگر (پختہ) الفاظ (استعمال نہ کیے جائیں)۔

مزید نقل فرماتے ہیں کہ امام نوویؒ نے فرمایا:

اہل حدیث اور دیگر اہل علم میں سے محققین علماء نے کہا ہے کہ جب کوئی حدیث ضعیف ہو تو اس میں یوں نہ کہا جائے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یا آپ ﷺ نے یہ فعل کیا، یا آپ ﷺ نے حکم دیا، یا آپ ﷺ نے منع کیا، یا آپ ﷺ نے فیصلہ کیا اور جو بھی اس کے مشابہ پختہ طور پر بات ذکر کرنے کے معنی ہیں (ان کے ساتھ ضعیف حدیث بیان نہ کی جائے)۔ اسی طرح ضعیف حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بھی نہ کہا جائے ابو ہریرہؓ نے روایت کیا، یا انہوں نے فرمایا، یا انہوں نے ذکر کیا اور جو بھی اس کے مشابہ الفاظ ہیں اور اسی طرح تابعین اور ان کے بعد والوں (یعنی تبع تابعین) کے لیے بھی ضعیف حدیث بیان کرتے ہوئے ایسے الفاظ استعمال نہ کیے جائیں۔

بلکہ یوں کہا جائے کہ آپ ﷺ سے روایت کیا گیا ہے، یا آپ ﷺ سے نقل کیا گیا ہے، یا آپ ﷺ سے حکایت کیا گیا ہے، یا ذکر کیا جاتا ہے، یا حکایت کیا جاتا ہے، یا روایت

کیا جاتا ہے اور جو بھی ان کے مشابہ غیر چلتے اور غیر مضبوط بات کرنے کے صیغے ہیں (ضعیف روایت کو بیان کرتے وقت انہیں استعمال کیا جائے)۔

ام نوویؒ کا مفصل قول نقل کرنے کے بعد شیخ الہانیؒ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات شرعاً مسلم ہے کہ حسب امکان لوگوں کو اسی طرح کی بات کے ساتھ مخاطب کرنا چاہیے جسے وہ سمجھتے ہیں۔ جبکہ محققین کی مذکورہ اصطلاح کو اکثر لوگ نہیں جانتے لہذا وہ سنت کے علم میں کم مشغول رہنے کی وجہ سے کسی کہنے والے کے اس قول کہ ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا“ اور اس قول کہ ”رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا گیا“ کے درمیان فرق نہیں کر سکتے۔ اس لیے میری رائے یہ ہے کہ وہم دور کرنے کے لیے (حدیث بیان کرتے وقت) حدیث کی صحت یا ضعف کی وضاحت کر دینا ہی ضروری ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف یوں اشارہ فرمایا ہے:

﴿ دَعْ مَا يُرْوِيكَ إِلَىٰ مَا لَا يُرِيكَ ﴾

”تک وشبہ وال بات کو چھوڑ کر ایسی بات کو اپناؤ جس میں شک وشبہ نہ ہو۔“

اسے نسائی اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی ارداء الغلیل [2074] وغیرہ

میں تخریج کی گئی ہے۔ (1)

### ضعیف حدیث پر عمل کا حکم

ضعیف احادیث پر عمل کے سلسلے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے۔ جمہور اہل علم کی رائے یہ ہے کہ فضائل اعمال میں ان پر عمل مستحب ہے مگر اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔

جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے

① اس کا ضعف شدید نہ ہو۔

- ② وہ حدیث کسی معمول یا اور ثابت شدہ اصل کے ضمن میں آتی ہو۔  
 ③ عمل کرتے ہوئے اس کے سنت ہونے کا اعتقاد نہ رکھا جائے بلکہ  
 احتیاط کی نیت سے عمل کیا جائے۔

تاہم امت کے کبار محقق علماء و محدثین کا موقف یہ ہے کہ ضعیف حدیث پر نہ تو احکام میں عمل جائز ہے اور نہ ہی فضائل اعمال میں۔ ان عظیم المرتبت اہل علم میں امام یحییٰ بن معینؒ، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابن العربیؒ، امام ابن حزمؒ، امام ابو ثور مدققیؒ، امام ابن تیمیہؒ، امام شافعیؒ، علامہ شوکانیؒ اور خطیب بغدادیؒ قائل ذکر ہیں۔ (1)

علامہ ناصر الدین البانیؒ نے بھی اسی موقف کو برحق قرار دیا ہے کہ فضائل اعمال میں بھی ضعیف حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ ان کا کہنا ہے کہ بلاشبہ ضعیف حدیث مروجہ ظن کا قاعدہ دیتی ہے اور اس پر عمل بالاتفاق جائز نہیں۔ لہذا جو شخص ضعیف حدیث پر عمل (کے اس حد م جواز) سے فضائل کو خارج کرتا ہے (اس پر) ضروری ہے کہ دلیل پیش کرے (جبکہ ایسی کوئی دلیل بھی موجود نہیں)۔ (2)

یہی رائے زیادہ باعث احتیاط معلوم ہوتی ہے۔ (واللہ اعلم)

### کیا ضعیف حدیث سے استحباب ثابت ہوتا ہے؟

ضعیف حدیث سے استحباب ثابت نہیں ہوتا کیونکہ استحباب پانچ امور شرعیہ میں سے ایک ہے اور کوئی بھی شرعی امر صرف اسی صورت میں ثابت ہو سکتا ہے جب کہ اس کے اثبات کے لیے کوئی ایسی حدیث موجود ہو جس کی استناد وہی حیثیت قابل تسلیم ہو اور بلا تردد ضعیف حدیث اس حیثیت کی حامل نہیں۔

(1) [حرید کیجئے، صفحہ حدیث بھی معرفت، ارغوری حرید (ص 148)]

(2) [ملخصاً، تمام النعمۃ (ص 34)]



شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ نے یہی موقف اختیار کیا ہے۔<sup>(۱)</sup> نیز محدث العصر علامہ ناصر الدین البانیؒ فرماتے ہیں کہ ضعیف حدیث پر عمل کی مشروعیت کا اثبات جائز نہیں کیونکہ مشروعیت کا قلیل درجہ استحقاق ہوتا ہے جو کہ احکام خمسہ میں سے ایک حکم ہے اور کوئی حکم شرعی کسی صحیح دلیل کے بغیر ثابت نہیں ہوتا۔<sup>(۲)</sup>

### ضعیف احادیث پر عمل اور حقیقت بدعات کی ایجاد

فضائل اور ترغیب و ترہیب میں ضعیف احادیث کو بیان کرنے اور ان پر عمل کو مستحب قرار دینے کا نتیجہ یہ ہوا کہ بدعات و خرافات کی ابتدا ہوئی۔ لوگوں نے کم علم خطباء سے ضعف کی وضاحت کے بغیر ضعیف احادیث سنیں اور ان پر عمل شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ یہ عمل ایسا پختہ ہوا کہ لوگوں نے اسی کو دین سمجھ لیا اور یہ جاننے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی کہ آیا جو عمل ہم دین سمجھ کر اختیار کیے بیٹھے ہیں اس کی بنیاد کتاب و سنت ہے یا ضعیف و من گھڑت روایات ہیں۔ پھر آنے والی سلسلوں نے جس طرح اپنے اکابرین کو ان بدعات پر عمل کرتے ہوئے دیکھا اسی طرح خود بھی انہیں اپنا سنا اور صحیح احادیث کے مقابلے میں اپنے بڑوں کے عمل کو ہی برحق سمجھا۔ نتیجہً لوگوں کے عقائد و اعمال ضعیف اور من گھڑت احادیث کی بھینٹ چڑھ گئے۔

### ضعیف احادیث کی بنیاد پر دور حاضر میں مروج چند بدعات

① یہ عقیدہ رکھنا کہ ساری دنیا کی تخلیق نبی ﷺ کے لیے ہوئی:

اس عقیدے کی بنیاد یہ من گھڑت روایت ہے:

﴿لَوْلَاكَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَمَلَاكَ﴾

(۱) [مجموع الفتاویٰ لاہی تبحہ (18/65)]

(۲) [احکام الحائز للکبائی (ص 153)]

”(اے پیغمبر!) اگر تو نہ ہوتا تو میں کائنات پیدا نہ کرتا۔“ (1)

② یہ عقیدہ رکھنا کہ سب سے پہلے نبی ﷺ کا نور پیدا ہوا:

اس عقیدے کی بنیاد یہ باطل و موضوع روایت ہے:

﴿أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورَ نَبِيِّكَ يَا خَابِرُ!﴾

”اے خابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا کی وہ حیرے نبی کا نور تھا۔“

شیخ البانیؒ نے اس روایت کو باطل قرار دیا ہے۔ نیز یہ روایت اس صحیح روایت کے بھی خلاف ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ نور سے جس مخلوق کو پیدا کیا گیا ہے وہ صرف فرشتے ہی ہیں۔ (2)

③ یہ عقیدہ رکھنا کہ ہر درود پڑھنے والے کی آواز نبی ﷺ کو پہنچتی ہے:

اس بدی عقیدے کی بنیاد یہ ضعیف روایت ہے،

﴿أَخْبِرُوا الصَّلَاةَ عَلَى يَوْمِ الْحُمَةِ فَإِنَّ يَوْمَ مَشْهُودٍ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ بَصُلَّى عَلَى إِلَّا تَبَعْنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ قُلْنَا : وَبَعْدَ وَقَائِكَ ؟ قَالَ وَبَعْدَ وَقَائِي ۚ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ اتِّخَاذَ الْأَنْبِيَاءِ﴾

”جمع کے روز مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھا کرو۔ بلاشبہ یہ ایسا دن ہے جس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو آدمی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے اس کی آواز مجھے پہنچ جاتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ (صحابہ کہتے ہیں) ہم نے عرض کیا: آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری وفات کے بعد بھی۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے جسموں

(1) [موضوع: السلسلة الصحيحة (282)]

(2) [مزید دیکھئے: السلسلة الصحيحة (458)]

کو کھانا حرام کر دیا ہے۔“ (1)

④ یہ عقیدہ رکھنا کہ امت کے اعمال نبی ﷺ پر پیش کیے جاتے ہیں:

اس عقیدے کی بنیاد مختلف ضعیف روایات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے:

﴿إِنَّ أَعْمَالَ أُمَّتِي تُفَرِّضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُمُعَةٍ﴾

”ہر جمعہ کو مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔“ (2)

⑤ وضوء کے دوران گردن کا مسح کرنا:

اس عمل کی بنیاد چند ضعیف روایات ہیں جن میں سے ایک یہ ہے

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل مرفوع روایت میں یہ لفظ ہیں

﴿تَسْحَ رَقَبَتَهُ﴾ ”آپ ﷺ نے (وضوء کرتے ہوئے) اپنی گردن کا مسح کیا۔“ (3)

اسی طرح ایک دوسری من گھڑت روایت یوں ہے:

(1) [ضعیف: امام عراقی\* نے اس روایت کے متعلق کہا ہے کہ اس کی سند صحیح نہیں۔ الفول البلیع

فی الصلاة علی الحبیب الشفیع (ص 159) اس کی سند صحیح نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس

میں سعید بن ابی مریم اور خالد بن یزید کے درمیان انقطاع ہے۔ [تہذیب التہذیب

(178/2)]

(2) [ضعیف، حلیہ، لأولیاء (179/6) کسر الأفعال (318/5) یہ روایت اس لیے ضعیف

ہے کیونکہ اس کی سند میں دو راوی مجروح ہیں: ایک احمد بن یحییٰ بن ہان الرازی اور دوسرا حماد

بن کثیر لغری۔ [میراب الاعتدال (128/1) الکامل (124/2)]

(3) [کشف الاستار للبرق (140/1) یہ روایت تین راویوں کی بنا پر ضعیف ہے۔ ① (محمد بن جبر)

امام بخاری نے اسے عمل نظر کہا ہے اور امام ذہبی نے کہا ہے کہ اس کے لیے متا کیر ہیں۔ ②

(سعید بن عبد الجبر) امام نسائی نے اسے غیر قوی کہا ہے۔ ③ (بن ترکانی) بیان کرتے ہیں

کہ مجھے اس کے حال اور نام کا کچھ علم نہیں۔ [میسران الاعتدال (511/3) (147/2)

الحوہر النقی ذیل السنن الکبری للبیہقی (30/2)]

﴿مَسْحُ رَقِيَّةٍ أَمَانٍ مِنَ الْعُلَّ﴾

”گردن کا مسح (روز قیامت) طوق سے بچنے کا ذریعہ ہے۔“ (1)

① وضوہ کے بعد آسمان کی طرف دیکھنا اور انگلی اٹھانا:

یہ عمل کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں اسی لیے علماء نے اسے بدعات میں شمار کیا ہے۔ نیز جس روایت میں آسمان کی طرف دیکھنے کا ذکر ہے اس میں ابن عمرؓ الی عقلی راوی مہجول ہے اس لیے وہ ضعیف ہے۔ (2)

② اذان کے دوران انگلیوں کے ساتھ آنکھیں چومنا:

اس عمل کی بنیاد وہ روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ ”جس شخص نے مؤذن کے یہ کلمات ”أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ“ سن کر کہا ”مَرْحَبًا بِعَبْدِي وَفَرَّغَ عَيْنِي فَحَمَلْتُ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ“ پھر اپنے انگلیوں کا بوسہ لے کر انہیں اپنی آنکھوں پر لگایا وہ کبھی آنکھ کی تکلیف میں مبتلا نہیں ہوگا۔“

یہ روایت ضعیف ہے۔ (3)

اسی طرح ایک دوسری ضعیف روایت میں مذکور ہے کہ جو شخص اس طرح کرے گا اسے محمد ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ (4)

(1) [موضوع : السلسلة الضعيفة (69)]

(2) [ضعيف : صحيح ابو داود (31) كتاب الطهارة : باب ما يقول الرجل اذا توضأ ابو داود (170) ابن السني (31) احمد (150/4) حافظ ابن حجر نے اسے ضعیف کہا ہے۔ [تلخيص الحبير (130/1)]

(3) [السلسلة الضعيفة (73) امام حادق نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس سے کچھ بھی مرفوع ثابت نہیں۔]

(4) [السلسلة الضعيفة (73)]

⑧ جمعہ کے روز والدین کی قبروں کی زیارت کا خاص اہتمام کرنا:

اس عمل کی بنیاد یہ من گھڑت روایت ہے:

﴿مَنْ زَارَ قَبْرَ آبَوَيْهِ أَوْ أَخِيهِمَا فِي كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهُ وَكُتِبَ بَرًّا﴾

”جس شخص نے ہر جمعہ کے روز اپنے والدین کی قبروں کی زیارت کی اس کے گناہ

بخش دیئے جائیں گے اور اسے نیکو کار لکھ دیا جائے گا۔“ (1)

⑨ قبروں پر سورۃ یس کی قراءت کرنا:

اس عمل کی بنیاد جن من گھڑت اور ضعیف روایات پر ہے ان میں سے ایک یہ ہے

﴿مَنْ دَخَلَ الْقَبْرَ فَقَرَأَ سُورَةَ يَسْ عَفَفَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَكَانَ لَهُمْ

بَعْدُ مِنْ فِيهَا حَسَنَاتٌ﴾

”جو قبرستان میں داخل ہوا اور اس نے سورۃ یس کی قراءت کی تو اللہ تعالیٰ ان

(قبر والوں سے آزمائش میں) تخفیف فرمائیں گے اور اسے (یس پڑھنے

والے کو) اس قبرستان میں مدفون افراد کی تعداد کے برابر نیکیاں ملیں گی۔“

شیخ البانیؒ نے اپنی کتاب ”احکام الجنائز وبلغها (ص 325) میں اس

روایت کے متعلق نقل فرمایا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ

یہ روایت من گھڑت ہے۔ (2)

⑩ شب براءت کی رات عبادت کے لیے خاص کرنا:

اس عمل کی بنیاد وہ ضعیف روایت ہے جس میں مذکور ہے کہ

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ پندرہ (15) شعبان کی رات کو پہلے آسمان کی جانب اترے

(1) [موضوع السلسلة الضعيفة (49) صعب الجامع الصغير (5605)]

(2) [موضوع السلسلة الضعيفة (1246)]

ہیں اور بخوبی کی حکریوں کے بالوں سے زیادہ افراد کو بخش دیتے ہیں۔“ (1)

○ واضح رہے کہ شبِ براءت کی فضیلت میں بیان کی جانے والی مزید ضعیف احادیث کو اسناد 41 نمبر حدیث کے تحت جمع کر دیا گیا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

## اہل بدعت کا غیر تائب انجام

بدعتی کا عمل قبول نہیں ہوتا:

① ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

”(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ کیا میں تمہیں بتا دوں کہ باعتبار اعمال سب سے زیادہ خسارے میں کون ہے؟ (فرمایا) وہ ہیں جن کی دنیاوی زندگی کی تمام تر کوششیں بے کار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔“ [الکہف : 103، 104]

② حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ أَخَذَ مِنْ أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ﴾

”جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسا چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو

وہ قائلِ رد ہے۔“ (2)

③ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ﴾

”جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔“ (3)

(1) [ضعیف، صعیف ترمذی، ترمذی (739)، ضعیف ابن ماجہ، ابن ماجہ (1389)]

(2) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (5970) غایۃ المرام (5) صحیح ابو داؤد، ابو داؤد (4606) کتاب المسۃ : باب فی لزوم المسۃ، ابن ماجہ (14) مقدمۃ، باب

تعظیم حدیث رسول اللہ]

(3) [صحیح، صحیح الجامع الصغیر (6398) الرواہ العلل (88) صحیح الشریع

(49) کتاب المسۃ، باب الترهیب من ترک المسۃ]

بدعتی کی توبہ قبول نہیں ہوتی:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ حَبَبَ التَّوْبَةِ عَنْ كُلِّ صَاحِبٍ بِذَنْبِهِ حَتَّى يَذَّاعَ﴾

”بلاشبہ اللہ توئی اس وقت تک کسی بھی بدعتی کی توبہ قبول نہیں فرماتے جب تک

وہ بدعت کو چھوڑ نہ دے۔“ (1)

بدعتی کو پناہ دینے والا بھی لعنتی ہے:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿لَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُعْتَدِئًا﴾

”اللہ اس پر لعنت کرے جو کسی بدعتی کو پناہ دے۔“ (2)

بدعتی حوض کوثر کے پانی سے محروم رہیں گے:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

﴿إِنِّي قَرَطُكُمْ عَلَى الْخَوَصِ مِنْ مَرَعَى شَرِبَ، وَمَنْ شَرِبَ لَمْ

يُظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَى أَقْوَامٍ أَعْرَفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يَحَالُ بَيْنِي وَ

بَيْنَهُمْ . فَأَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي قِيْقَالُ . إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوَا بِعَذِّكَ

فَأَقُولُ سُخْفًا سُخْفًا لَيْسَ غَيْرَ بَعْدِي﴾

”میں اپنے حوض کوثر پر تم سے پہلے موجود رہوں گا۔ جو شخص بھی میری طرف

(1) [صحیح : صحیح الترمذی (54) کتاب السنۃ ، باب الترهیب من ترک السنۃ

وارتکاب ابدع والأهواء ، ظلال الحجة (37) حجة النبی (ص 101) رواہ الطبرانی

والصباء المقدسی فی الأحادیث المختارة]

(2) [صحیح : صحیح نسائی ، نسائی (4422) کتاب الصحابا : باب من ذبح لغير الله

تعالیٰ ، صحیح الجامع الصغیر (112) ، الأدب المفرد (17)]

سے گزرے گا وہ اس کا پانی پئے گا اور جو اس کا پانی پئے گا وہ پھر کبھی بچا سا نہیں ہوگا اور وہاں کچھ ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں میں پیچانوں کا اور وہ مجھے پہچانیں گے لیکن پھر انہیں میرے سامنے سے ہٹا دیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ یہ تو مجھ سے ہیں (یعنی میرے امتی ہیں)۔ تو آپ ﷺ سے کہا جائے گا: آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا کیا نئی چیزیں ایجاد کر میں تھیں۔ اس پر میں (محمد ﷺ) کہوں گا دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد دین میں تبدیلی کر لی تھی۔“ (1)

### چند ضعیف و موضوع احادیث کے متعلق امام ابن تیمیہ کا بیان

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ سے اس حدیث ”میں نہ تو اپنے آسمان میں سا سکا اور نہ ہی اپنی زمین میں لیکن اپنے مومن بندے کے دل میں سا گیا“ کے متعلق سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

یہ اسرائیلی روایات میں سے ہے جس کی نبی کریم ﷺ سے کوئی معروف سند نہیں ملتی اور اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے دل میں میری محبت اور معرفت رکھ دی گئی ہے۔

اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ:

”رب کا گھر دل ہے۔“

یہ بھی پہلی روایت کی جنس سے ہے اور اسرائیلی روایت ہے ”دل تو اللہ تعالیٰ پر ایمان اس کی معرفت اور محبت کی جگہ ہے۔ اور یہ بھی روایت کرتے ہیں:

”میں ایک غیر معروف خزانہ تھا میں نے چاہا کہ معروف ہو جاؤں تو میں

(1) [بخاری (6583) کتاب الرقاق : باب فی العو ص "ابن تیمیہ (3057) نسائی

(2087) ترمذی (2433) صحیح الجامع الصغیر (7027) ]



نے مخلوق پیدا کی، میں نے انہیں اپنی وجہ سے اور انہوں نے مجھے میری وجہ سے جانا۔“

یہ کلام نبوی نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی صحیح یا ضعیف سند ہی میرے علم میں ہے۔ اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ:

”اللہ تعالیٰ نے عقل پیدا فرمائی تو اسے کہا کہ ادھر آ جاؤ تو وہ آگئی، پھر اسے کہا کہ واپس چلی جاؤ تو وہ واپس چلی گئی، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں نے تجھ سے زیادہ شان والی کوئی مخلوق پیدا ہی نہیں فرمائی، میں تیری وجہ سے پکڑ کروں گا اور تیری وجہ سے عطا کروں گا۔“

یہ حدیث محدثین کے ہاں بالاتفاق من گھڑت اور باطل ہے۔ اور جو یہ حدیث روایت کی جاتی ہے کہ:

”دنیا سے محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔“

یہ جندب بن عبد اللہ بخلی کا قول معروف ہے، لیکن نبی کریم ﷺ سے اس کی کوئی سند معروف نہیں۔ یہ بھی روایت کیا جاتا ہے:

”دنیا مومن کا قدم (چلنے میں دو قدم کا فاصلہ) ہے۔“

یہ کلام نہ تو نبی کریم ﷺ اور نہ ہی سلف صالحین وغیرہ میں سے کسی سے معروف ہے۔ اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے کہ:

”جس کسی کے لیے کسی چیز میں برکت کر دی گئی تو وہ اس کا التزام کرے“ اور

”جس نے کسی چیز کو اپنے لیے لازم کر لیا وہ اسے لازم ہو جائے گی۔“

پہلا کلام تو بعض سلف سے ماثور ہے اور دوسرا باطل ہے اس لیے کہ جس نے بھی اپنے لیے کسی چیز کو لازم کیا تو وہ اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق کبھی لازم ہوگی اور کبھی لازم نہیں ہو سکتی۔ اور نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

”فقراء کے ساتھ مل کر قوت حاصل کرو کیونکہ کل انہیں غلبہ حاصل ہوگا اور اس کے علاوہ اور کون سا غلبہ ہے۔“

”فقیری میرا فقر ہے جس پر میں فخر کرتا ہوں۔“

یہ دونوں روایات مجموعی ہیں، مسلمانوں کی معروف کتب میں سے کسی میں بھی نہیں پائی جاتیں۔ نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

”میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔“

محدثین کے ہاں یہ حدیث ضعیف بلکہ موضوع درج کی ہے، لیکن اسے ترمذی وغیرہ نے روایت کیا ہے، اس کا وقوع تو ہے لیکن ہے کذب بیانی۔ نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ:

”قیامت کے روز فقراء کو بٹھا کر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، مجھے میری عزت و جلال کی قسم! میں نے دنیا کو تم سے اس لیے دور نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک حقیر تھے، لیکن میں نے یہ کام آج کے دن تمہاری قدر و منزلت بڑھانے کے لیے کیا، میدان محشر میں جاؤ جہاں لوگ کھڑے ہیں، ان میں سے جس نے بھی تمہیں کوئی روٹی کا ٹکڑا دے کر یا پھر پانی پلا کر یا پھر کپڑا پہنا کر احسان کیا اسے جنت میں لے جاؤ۔“

شیخ صاحب کا کہنا ہے کہ یہ جھوٹ ہے، اہل علم اور محدثین میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا بلکہ یہ باطل اور کتاب وسنت اور اجماع کے خلاف ہے۔ اور یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ:

”جب نبی کریم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو بنو نجار کی بیٹیاں انہیں لے کر نکلیں اور وہ یہ اشعار پڑھ رہی تھیں ہم پر بھیجیہ الوداع سے چودھویں کا چاند طلوع ہوا ہے شعروں کے آئینہ کے آئینے تو رسول اللہ ﷺ نے

انہیں فرمایا، اپنی دفن کو حرکت دو اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے۔“

خوشی و سرور کے وقت حورئوں کا دفن بجا صحیح ہے نبی کریم ﷺ کے دور میں یہ کام کیا جاتا تھا، لیکن یہ قول کہ ”دفن کو حرکت دو اور انہیں ہلاؤ“ نبی ﷺ سے ثابت نہیں۔ اور یہ روایت بھی آپ ﷺ سے بیان کی جاتی ہے کہ

”اے اللہ اتنے مجھے میری سب سے محبوب جگہ سے نکالا ہے تو مجھے اپنی سب

سے محبوب جگہ میں رہائش عطا فرما۔“

یہ حدیث بھی باطل ہے، ترمذی وغیرہ نے اسے روایت کیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے تو (مدینہ کے بجائے) مکہ کو یہ کہا تھا کہ یقیناً تو میرے نزدیک احب البلاد یعنی شہروں میں سب سے زیادہ محبوب ہے اور یہ بھی فرمایا تھا کہ تو اللہ کے ہاں بھی احب البلاد ہے۔ نبی کریم ﷺ کے متعلق یہ بھی بیان کیا جاتا ہے

”جس نے میری اور میرے باپ کی ایک ہی سال میں زیارت کی وہ جنت

میں داخل ہوگا۔“

یہ جھوٹی اور من گھڑت روایت ہے، اہل علم میں سے کسی نے بھی اسے روایت نہیں کیا۔

علیؑ سے بیان کیا جاتا ہے:

”ایک دیہاتی نے نماز پڑھی اور ٹھوٹے مارے یعنی اس میں جلدی کی تو

حضرت علیؑ اسے کہنے لگے نماز میں جلدی نہ کر، تو وہ دیہاتی کہنے لگا، اے

علیؑ! اگر یہ ٹھوٹے تیرا باپ بھی مار لیتا تو وہ آگ میں داخل نہ ہوتا۔“

یہ بھی کذب اور جھوٹ ہے اور جو یہ بیان کرتے ہیں کہ:

”حضرت عمرؓ نے اپنے باپ کو قتل کیا تھا۔“

یہ بھی کذب و جھوٹ ہے اس لیے کہ ان کا والد تو نبی کریم ﷺ کی بھٹ سے قبل ہی

فوت ہو چکا تھا۔ اور نبی ﷺ کے متعلق یہ بھی روایت بیان کی جاتی ہے:

”جب آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے تو میں نبی تھا اور میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام نہ پانی میں تھے اور نہ ہی مٹی میں۔“  
 یہ الفاظ بھی باطل ہیں۔ اور یہ روایت بھی بیان کی جاتی ہے  
 ”غیر شادی شدہ کا بستر آگ ہے“ آدمی عورت کے بغیر اور عورت آدمی کے بغیر مسکین ہے۔“

اس کلام کا ثبوت نبی کریم ﷺ سے نہیں ملتا۔ اور یہ بھی ثابت نہیں ہے کہ:

”جب ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ بنایا تو اس کے ہر کونے میں ایک ہزار رکعت نماز پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اے ابراہیم! یہ کیا ہے؟ بھوک مٹائی جا رہی ہے یا کہ پردہ پوشی؟“

یہ بھی ظاہری کذب و جھوٹ ہے اس کا مسلمانوں کی کتب میں وجود تک نہیں ملتا۔ اور ایک یہ روایت بھی بیان کرتے ہیں:

”فتنے کو کراہت کی نظر سے نہ دیکھ کر دیکھو تک اس میں منافقوں کی جڑ کاٹی جاتی ہے۔“

یہ روایت نبی کریم ﷺ سے ثابت اور معروف نہیں۔ اور یہ روایت بھی نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں:

”میں نے اپنی امت کے گناہ دیکھے تو سب سے بڑا گناہ یہ تھا کہ کسی نے آیت

سیکھی اور اسے بھلا دیا یہ سب سے بڑا گناہ تھا۔“

اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے آیت سیکھی پھر اس کی تلاوت کرنا بھول گیا۔ اور ایک حدیث کے لفظ ہیں:

”میری امت کے گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص کو اللہ تعالیٰ نے

قرآن مجید کی آیات دیں تو وہ اس سے سو گیا حتیٰ کہ وہ اسے بھول گئیں۔“

تو لسانِ اعراض کے معنی میں ہے کہ اس نے قرآن مجید سے اعراض کر لیا اس پر

ایمان نہ دلایا اور عمل بھی نہ کیا، لیکن اسے پڑھنے میں سستی کرنا ایک گناہ ہے۔ اور یہ بھی روایت کیا جاتا ہے:

”قرآن مجید میں ایک ایسی آیت ہے جو محمد اور آل محمد سے بھی بہتر ہے“  
 قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ہے فلولق نہیں کسی دوسرے سے تشبیہ  
 نہیں دی جائے گی۔“

مذکورہ الفاظ ثابت اور ثور نہیں ہیں۔ اور نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:  
 ”جس نے علم تا فح حاصل کیا اور اسے مسلمانوں سے چھپایا تو اللہ تعالیٰ اسے  
 قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائے گا۔“

سنن میں اس معنی کی حدیث معروف ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس سے کسی  
 علم کا سوال کیا گیا اور وہ اس کا علم رکھتے ہوئے بھی چھپائے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے  
 آگ کی لگام ڈالے گا۔“ نبی ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے

”جب تم میرے صحابہ میں پیدا شدہ اختلاف تک پہنچو تو وہیں رک جاؤ اور کچھ  
 نہ کہو اور جب قضاء و قدر کے مسئلہ میں آؤ تو پھر بھی خاموشی اختیار کرلو۔“  
 یہ روایت منقطع اسناد کے ساتھ معروف ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

”نبی کریم ﷺ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اور وہ دود داغور کھا رہے تھے۔“

اس روایت میں دود کا کلمہ نبی ﷺ کا کلام نہیں بلکہ یہ باطل ہے۔ اور نبی کریم ﷺ  
 سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے

”جس نے کسی عورت سے زنا کیا اور اس سے بیٹی پیدا ہوئی تو زانی اپنی زانیہ  
 بیٹی سے شادی کر سکتا ہے۔“

یہ قول بعض غیر شافعیوں کا ہے اور بعض نے اسے امام شافعی سے نقل کیا ہے کچھ شافعی  
 مسلک کے حاملین اس کا انکار کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ: اس کی حلت کی تصریح نہیں کی

لیکن رضاعت میں اس کی مراحت کی ہے مثلاً:

جب بچی نے زنا کے حمل والی عورت کا دودھ پیا اور عام علماء یعنی امام احمد رحمہ اللہ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ وغیرہ اس کی حرمت پر متفق ہیں اور امام مالکؒ کا بھی صحیح قول یہی ہے۔ اور یہ روایت بھی پیش کی جاتی ہے:

”سب سے حق اور اچھی اجرت کتاب اللہ پر اجرت لینا ہے۔“

ہاں یہ ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”سب سے اچھی اجرت کتاب اللہ کی ہے“ لیکن یہ بات دم کے متعلق حدیث میں ہے اور یہ معاوضہ اس قوم کے مرایض کی عافیت اور صحیح ہونے پر تھا نہ کہ تلوت کرنے پر۔ اور جو یہ روایت بیان کی جاتی ہے:

”جس کسی نے ذمی پر ظلم کیا اس کی طرف سے اللہ تعالیٰ جھگڑا کرے گا یا میں

قیامت کے دن اس کا مقدمہ لڑوں گا۔“

یہ روایت ضعیف ہے، لیکن یہ معروف ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس کسی نے کسی معاہدہ کو ناحق قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی حاصل نہیں کر سکے گا۔ اور نبی کریم ﷺ سے یہ بھی بیان کیا جاتا ہے:

”جس کسی نے مسجد میں چراغ جلایا تو جب تک مسجد میں اس کی روشنی رہے گی

فرشتے اور عرش اٹھانے والے اس کی بخشش کی دعا کرتے رہیں گے۔“

میرے علم کے مطابق اس روایت کی کوئی سند نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔ (1)

ضعیف و موضوع احادیث کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی تنبیہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿يَكُونُ فِي آيَةِ الرَّمَّانِ كَذَابُونَ كَذَابُونَ﴾ يَأْتُونَكُم مِّنْ

الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنَّهُمْ وَلَا آتَاءُكُمْ ' فَلْيَاكُمُ وَإِنَّمَا لَا  
يُصِلُونَكُمْ وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ ﴿١﴾

”آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے وہ تمہارے سامنے ایسی ایسی  
احادیث پیش کریں گے جو نہ کبھی تم نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے آباء  
واجداد نے۔ لہذا اپنے آپ کو ان سے بچائے رکھنا“ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) وہ  
تمہیں گمراہ کریں اور فتنے میں ڈال دیں۔“ (۱)

اس فرمان نبوی کی رو سے آج ہم میں سے ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ہر ممکن  
طریقے سے خود کو بھی ضعیف و من گھڑت احادیث پر عمل سے بچائے اور دوسروں کو بھی ان  
سے روکنے کی کوشش کرے۔

### ضعیف احادیث اور بدعات پر عمل سے ہم کیسے بچیں؟

اس کے لیے سب سے پہلے تو یہ ضروری ہے کہ کسی بھی خطیب یا واعظ کے بیان کردہ  
مسئلے کو بلا دلیل اور بلا حوالہ قول نہ کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ ہم اپنے اندر دینی مسائل کی تحقیق  
کا شوق پیدا کریں خود کتاب و سنت صحیح احادیث کی کتب (مثلاً بخاری و مسلم وغیرہ) اور دیگر  
دینی کتابوں کا مطالعہ کریں علوم اسلامیہ کے حصول کے لیے وقت نکالیں جہاں کسی بات کی  
سمجھ نہ آئے یا کسی اختلافی مسئلے میں کچھ بھائی نہ دے تو صرف ایک ہی علما کا عالم پر اعتماد  
کیے بغیر مختلف مکاتب فکر کے علماء سے استفسار کریں ان سے ان کے بیان کردہ موقف کے  
دلائل طلب کریں پھر ان کے دلائل کو کتاب و سنت صحیح احادیث اور محدثین کے مقرر کردہ  
اصول حدیث پر پرکھیں پھر جس کی رائے اقرب الی الحق معلوم ہو اسے مضبوطی سے پکڑ لیں  
لیکن یہاں یہ بھی یاد رہے کہ اگر اس کے بعد پھر کبھی معلوم ہو کہ یہ موقف بھی درست نہیں تھا

(۱) [مسلم (۷) مقدمہ باب السی عن الروایة عن الصحابة والاحتیاط فی تحملها]

بلکہ کوئی اور موقوفہ برحق تھا تو فوراً اپنا قدیم موقوفہ چھوڑ کر درست موقوفہ اپنائیں۔

ہمیں یہ ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ جب ہم دنیاوی اشیاء حاصل کرنے کے لیے تحقیق کرتے ہیں کہ فلاں چیز کیسی ہے، کہاں سے ملے گی، مناسب قیمت پر کہاں سے میسر آئے گی، کون سی چیز زیادہ پائیدار ہے وغیرہ وغیرہ؟ اس کے لیے لوگوں سے پوچھتے ہیں، مختلف بازاروں میں پھرتے ہیں، وقت نکالتے ہیں، تو ہم یہ کیسے سوچ لیتے ہیں کہ صحیح دینی معصومات بغیر ہماری محنت و کوشش کے اور بغیر تحقیق و تفتیش کے از خود ہمارے گھروں تک پہنچ جائیں گی۔ حالانکہ دینی معاملات دنیاوی معاملات سے زیادہ اہمیت کے حامل ہیں، کیونکہ ان کا تعلق اس ہمیشہ کی زندگی سے ہے جہاں اگر کوئی کامیاب ہو گیا تو وہ ہمیشہ ناز و نعم میں رہے گا اور جو ناکام ہو گیا وہ ہمیشہ عذابوں سے دو چار رہے گا، وہاں موت بھی نہیں آئے گی کہ خلاصی کا سامان فراہم کر سکے۔

اس لیے دنیاوی اشیاء سے کہیں زیادہ ہمیں مسائل شرعیہ کو جاننے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں کمزور اور من گھڑت روایات کی معرفت عطا فرمائے، بدعات و خرافات سے محفوظ رکھے، سیدھے راستے کی ہدایت دے اور موت تک اسی پر قائم رکھے۔ (آمین یا رب العالمین!)

### ضعیف احادیث کی پہچان کے سلسلہ میں شیخ محمد صالح المنجد رحمہ اللہ کا بیان

کسی نے دریافت کیا کہ آپ کے علم میں ہوتا چاہیے کہ ہم پر نبی کریم ﷺ کی اتباع ضروری ہے، لیکن ہم آج یہ یقین کیسے کریں کہ موجودہ احادیث تبدیل شدہ یا جھوٹی نہیں؟ گزارش ہے کہ آپ یہ ذہن میں رکھیں میں احادیث کو نہ تو صحیح کہتا ہوں اور نہ ہی کسی حال میں غلط کہتا ہوں، لیکن کچھ مسئلوں نے جتنی بھی احادیث مجھے بیان کیں وہ سب کی سب ضعیف اور موضوع تھیں، میں حسب استطاعت احادیث پر عمل کرتا ہوں آپ سے



گزارش ہے کہ اس موضوع میں معصومات دے کر تعاون کریں؟  
 شیخ نے جواب دیا کہ

① اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے اور اسی ضمن میں کتاب اللہ کی حفاظت بھی ایک معجزہ ہے اور اس کے ساتھ سنت نبوی ہے جو کہ قرآن مجید کو سمجھنے میں معاون ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان کچھ اس طرح ہے

﴿وَإِن يَحِثُّ مَرْكَبًا أَلَمْ يَذْكُرْ ۖ لَوْ أَنَّهُ لَمْ يَلْمِظُوكَ﴾ [الحجر: 9]

”بلکہ شہبہم نے ہی ذکر کو تازل فرمایا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔“  
 اس آیت میں ذکر سے مراد قرآن و سنت ہیں کیونکہ یہ دونوں کو شامل ہوتا ہے۔

② بہت سے لوگوں نے ماضی اور حاضر میں یہ کوشش کی کہ شریعت مطہرہ اور احادیث نبویہ میں ضعیف اور موضوع احادیث داخل کی جائیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ کوشش کامیاب نہیں ہونے دی اور ایسے اسباب مہیا کر دیئے جس سے اپنے دین کی حفاظت فرمائی انہی اسباب میں سے ثقہ علمائے کرام کی جماعت ہے جنہوں نے روایات احادیث کی چھان پھٹک کی ان کے مصادر کا پتھا کیا اور راویوں کے حالات کا پتہ چلایا۔

حتیٰ کہ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا کہ راوی کو اختلاط کب ہوا اور اختلاط سے قبل اس سے کس نے روایت کی اور اختلاط کے بعد کس نے روایت بیان کی اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ راوی نے سفر کہاں اور کتنے کیے اور کس کس ملک اور شہر میں داخل ہوئے اور وہاں کس کس سے احادیث حاصل کیں تو اس طرح ہر ایک ایسی فہرست بن جاتی ہے جس کا شمار ممکن نہیں یہ سب کچھ اس پر دلالت کرتا ہے کہ دشمنان اسلام حتیٰ بھی تحریف و تہدیل کی کوشش کر لیں پھر بھی یہ امت اپنے دین کی حفاظت کرتی ہے اور دین محفوظ ہے۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

”فرشتے آسمان کے پہرے دار ہیں اور اہل حدیث زمین کے پہرے دار ہیں۔“

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے۔

ہارون الرشید ایک زندیق کو قتل کرنے لگا تو اس بے دین نے کہا 'اس ایک ہزار حدیث کا کیا کرو گے جو میں نے گھڑی ہیں' تو ہارون الرشید کہنے لگا: اے اللہ کے دشمن تو کہاں پھر رہا ہے ابواسحاق فزاری اور عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ اس کی چھان پھنگ کر کے حرف حرف نکال دیں گے۔

طالب علم احادیث کی اسانید اور کتب رجال اور جرح و تعدیل سے راویوں کے حالات دیکھتے ہوئے پامانی و سہولت ضعیف اور موضوع احادیث کو پہچان سکتا ہے۔  
③ بہت سارے علماء نے ضعیف اور موضوع احادیث کو ایک جگہ پر بھی جمع کر دیا ہے (جیسا کہ اگلے عنوان کے تحت ان کا ذکر آ رہا ہے۔ راقم) تاکہ انسان کو اس کی پہچان میں آسانی رہے اور وہ ضعیف اور موضوع احادیث سے خود بھی بچے اور دوسروں کو بھی بچنے کی تلقین کرے۔

④ اور جس طرح سائل کا یہ کہنا ہے کہ وہ ضعیف اور موضوع احادیث سنتا ہے 'تو الحمد للہ اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ وہ صحیح ضعیف اور موضوع میں تمیز کرتا ہے' یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو کہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دین کی حفاظت کرتا ہے اس کے متعلق اور پر بیان کیا جا چکا ہے۔

⑤ ہم سائل کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ جرح و تعدیل اور مصطلح الحدیث کی کتب کا مطالعہ کرے تاکہ اسے سنت نبویہ میں کی گئی خدمت کی معرفت ہو اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشنے والا ہے۔

وہ کتب جن میں ضعیف احادیث یکجا کرنے کی کوشش کی گئی ہے

- 2- ضعيف الجامع الصغير للألبانى
- 3- ضعيف الترغيب والترهيب للألبانى
- 4- ضعيف أبو داود للألبانى
- 5- ضعيف ترمذى للألبانى
- 6- ضعيف نسائى للألبانى
- 7- ضعيف ابن ماجه للألبانى
- 8- الفوائد المجموعة فى الأحاديث الموضوعة للشوكانى
- 9- الأسرار المرفوعة فى الأحاديث الموضوعة لابن عراق
- 10- اللآلئ المصنوعة فى الأحاديث الموضوعة للسيوطى
- 11- العلل المتناهية لابن جوزى
- 12- كتاب الموضوعات لابن جوزى
- 13- المنار المنيف لابن القيم

﴿بقلوب : حافظ عمران ايوب لالهورى رضى الله عنه﴾

### ارشاد نبوی ہے کہ

”آخری زمانہ میں دجال اور کذاب ہوں گے وہ

تمہارے سامنے ایسی ایسی احادیث پیش کریں گے جو نہ کبھی تم

نے سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے آباء واجداد نے۔ لہذا اپنے آپ کو

ان سے بچائے رکھنا“ (کہیں ایسا نہ ہو کہ) وہ تمہیں گمراہ کر دیں

اور فتنے میں ڈال دیں۔“

[مسلم (7)]

﴿ بے حیائی اور برائی سے نہ روکنے والی نماز نماز نہیں ﴾

(1) ﴿ مَنْ لَمْ تَنْتَهِ صَلَاتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ، فَلَا صَلَاةَ لَهُ ﴾  
 ”جس کی نماز اسے بے حیائی اور برائی سے نہیں روکتی اس کی کوئی نماز نہیں۔“

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں

﴿ مَنْ لَمْ تَنْتَهِ صَلَاتُهُ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ ، لَمْ يَزِدْ مِنَ اللَّهِ إِلَّا بُعْداً ﴾  
 ”جس کی نماز اسے بے حیائی اور برائی کے کاموں سے نہیں روکتی وہ  
 صرف اللہ سے دوری میں ہی اضافہ کرتا ہے۔“

﴿ مسجد میں فضول گفتگو نیکیوں کو کھا جاتی ہے ﴾

(2) ﴿ الْحَدِيثُ فِي الْمَسْجِدِ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّهَائِمُ الْعَشِيشُ ﴾

”مسجد میں (فضول) گفتگو کرنا نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے موشی  
 کماں کو کھا جاتے ہیں۔“

اور ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں

﴿ الْحَدِيثُ فِي الْمَسْجِدِ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْعُطْبَ ﴾

(1) [باطل۔ امام بیہقی نے کہا کہ ابن حبیہ نے کہا ہے یہ کذب و افتراء ہے۔ حافظ عراقی نے کہا کہ  
 اس کی سند کمزور ہے۔ شیخ البانی نے کہا کہ یہ روایت باطل ہے نہ تو سند کے اعتبار سے ثابت ہے  
 اور نہ ہی متن کے اعتبار سے۔ [میزان الاعتدال (3/293) تحریج الاحیاء (1/143)]

”مسجد میں باتیں کرنا حسنات کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔“

## دنیا اور آخرت کے لیے عمل کی مثال

(3) ﴿اعْمَلْ يَدُكَ نَكَاحًا تَكْتَبُ نِكَاحًا أَبَدًا ۖ وَاعْمَلْ يَدُكَ كَسَالًا تَكْتَبُ كَسَالًا ۖ﴾

”اپنی دنیا کے لیے یوں عمل کرو گویا تم ہمیشہ زندہ رہو گے اور اپنی آخرت کے لیے یوں عمل کرو گویا تم کل ہی فوت ہو جاؤ گے۔“

## رسول اللہ ﷺ ہر متقی کی خوش بختی کا محور

(4) ﴿أَنَا جَدُّ كُلِّ نَقِيٍّ﴾

”میں ہر متقی کی خوش بختی کا محور ہوں۔“

## رسول اللہ ﷺ کی بعثت بحیثیت معلم

(5) ﴿إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا﴾

”مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔“

(2) [حافظ عراقیؒ نے کہا کہ مجھے اس کی کوئی اصل نہیں ملی۔ امام عبد الوہاب، ابن قتی الدین اسقونی نے یہ کہ میں نے اس کی کسی سند کو نہیں پایا۔ شیخ ابوبیؒ نے فرمایا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ (تسبیح الاحیاء (136: 1) صحاح شافعیہ للسبکی (4: 145) السلسلة الصعبة (4))]

(3) [شیخ ابوبیؒ نے کہا ہے کہ یہ روایت مرفوعہ ثابت نہیں یعنی یہ ثابت نہیں کہ یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔ (الصعبة (8))]

(4) [امام سیوطیؒ نے کہا ہے کہ میں اس روایت کو نہیں جانتا۔ شیخ ابیہؒ نے کہا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ (حدوی للسبکی (2: 89) السلسلة الصعبة (9))]

(5) [ابن عمرؓ نے کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے۔ شیخ ابوبیؒ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ (تسبیح الاحیاء (11: 1) السلسلة الصعبة (11))]

## وہ کی طرف اللہ کی وحی

(6) ﴿أَوْحَى اللَّهُ إِلَى الدُّنْيَا أَنْ أُخْلِصِي مَنْ خَلَقْتِي وَأَتَّبِعِي مَنْ خَلَقَكَ﴾  
 ”اللہ تعالیٰ نے وہ کی طرف وحی کی کہ جس نے میری خدمت کی تو اس کی خدمت کر  
 اور جس نے تیری خدمت کی تو اسے تھکا دے۔“

## خوبصورت عورت سے بچو

(7) ﴿إِيَّاكُمْ وَخَصَرَاءَ الذِّمَنِ لَقِيلٌ مَا خَصَرَاءَ الذِّمَنِ؟ قَالَ الْمَرْأَةُ  
 الْحَسَنَاءُ عَلَى الْعُتْبَةِ الشُّوْءِ﴾  
 ”ظاہری سر بہر چیز سے بچو۔ دریافت کیا گیا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ  
 نے فرمایا، خوبصورت عورت جو بری نشوونما میں ہو۔“

## دو گروہوں کی درگئی پر پوری امت کی درگئی کی ضمانت

(8) ﴿صَفَابٌ مِنْ أُمَّتِي إِذَا صَلَحَ النَّاسُ . الْأَمْرَاءُ وَالْعُقَهَاءُ﴾  
 ”میری امت کی دو قسمیں اگر درست ہو جائیں تو (سب) لوگ درست ہو  
 جائیں، ایک امراء اور دوسرے فقہاء۔“

ایک روایت میں یہ لفظ ہیں:

﴿صَفَابٌ مِنْ أُمَّتِي إِذَا صَلَحَ النَّاسُ . الْأَمْرَاءُ وَالْعُلَمَاءُ﴾

- (6) [موضوع: شیخ ابوالحسن نے اس روایت کو موضوع قرار دیا ہے۔ تحریرہ الشریعة للکاسی (303/2) انموالہ المجموعۃ لطشو کاسی (712) المسند الصعیبة (12)]  
 (7) [ضعیف جدا۔ حافظ عراقی اور امام ابن علقین نے اسے ضعیف کہا ہے۔ شیخ البانی نے کہا ہے  
 کہ یہ روایت بہت زیادہ ضعیف ہے۔ حریج لا حرج (42/2) المسند الصعیبة (14)]

”اگر میری امت کے دو قسم کے لوگ درست ہو جائیں تو (تمام) لوگ درست ہو جائیں“ امرامہ اور علماء۔“

## میرے مرتبے کا وسیلہ پکڑو

(9) ﴿تَوَسَّلُوا بِجَاهِيْ ۖ فَإِنْ نَّجَاهِيْ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ﴾

”میرے مقام و مرتبے کا وسیلہ پکڑو کیونکہ میرا مرتبہ اللہ کے ہاں بہت بڑا ہے۔“

## نماز کے لیے نکلتے وقت دعا کرنے سے ہزار فرشتوں کی استغفار

(10) ﴿مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ ۖ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ ۚ وَاَسْأَلُكَ بِحَقِّ مَعْشَايْ هَذَا فَاِنِّيْ لَمْ اُخْرُجْ اَصْرًا وَلَا نَظْرًا اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ اَلْفَ مَلَكٍ﴾

”جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلا اور اس نے کہا اے اللہ! میں تجھ سے ان مانگنے والوں کے طفیل سوال کرتا ہوں جو تجھ سے مانگتے ہیں اور اپنے اس چلنے کے طفیل سوال کرتا ہوں اور بے شک میں فخر اور تکبر سے باہر نہیں نکلا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنے چہرے کے ساتھ متوجہ ہوتے ہیں اور اس کے لیے ایک ہزار (1,000) فرشتے استغفار کرتے ہیں۔“

(8) [موضوع : امام احمد نے کہا ہے کہ اس روایت کا ایک راوی کذاب تھا وہ حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔ امام ابن محبت اور امام دارقطنی نے بھی اس کی شکل ہی کہا ہے۔ شیخ البانیؒ نے کہا ہے کہ یہ روایت موضوع (یعنی سن گزرت) ہے۔ [تخریج الاحیاء (6/1) السلسلة الصعبة (16)]

(9) [امام ابن تیمیہ اور شیخ البانیؒ نے کہا ہے کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ [اقتضاء الصراط المستقیم

لاہ نہیة (415/2) السلسلة الصعبة (22)]

(10) [ضعیف، امام منذری نے اسے ضعیف کہا ہے۔ حافظ ابو حریث نے کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف، کا

حکسل ہے۔ شیخ البانیؒ نے بھی اسے ضعیف کہا ہے۔ [الترغیب والترہیب للمبشری



امست محمد تا قیامت خیر و بھلائی کا مرکز

(11) ﴿الْغُثْرَاقِ وَلِيٍّ أُنْتَبِىْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾

”خیر و بھلائی مجھ میں اور تا قیامت میری امت میں ہے۔“

عصر کے بعد سوئے سے عقل خراب ہو جانے کا اندیشہ

(12) ﴿مَنْ نَامَ بَعْدَ الْغُثْرِ، فَاتَّخِذْ عَقْلَهُ، فَلَا يُلَوِّمُنَّ إِلَّا نَفْسَهُ﴾

”جو شخص عصر کے بعد سویا اور اس کی عقل کو چھینا مار لیا گیا (یعنی عقل ختم کر دی گئی) تو وہ سوائے اپنے نفس کے ہرگز کسی کو ملامت نہ کرے۔“ (12)

بے وضوء ہونے کے بعد وضوء کرنے کی ترغیب

(13) ﴿مَنْ أُحْدِثَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ فَقَدْ جَفَّائِي وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُصَلِّ فَقَدْ جَفَّائِي

وَمَنْ صَلَّى وَلَمْ يَدْعُ غَيْرِي فَقَدْ جَفَّائِي وَمَنْ دَعَا غَيْرِي فَلَمْ أُجِبْهُ فَقَدْ جَفَّائِي وَلَسْتُ بِرَبِّ جَبَابٍ﴾

”جو بے وضوء ہوا اور اس نے وضوء نہ کیا تو یقیناً اس نے مجھ پر ظلم کیا“ جس نے وضوء کیا اور نماز نہ پڑھی تو یقیناً اس نے مجھ پر ظلم کیا“ جس نے نماز پڑھی اور مجھ سے دعا نہ مانگی تو یقیناً اس نے مجھ پر ظلم کیا اور جس نے مجھ سے دعا مانگی لیکن میں نے اس کی دعا قبول نہ کی تو

(11) [حافظ ابن حجر نے کہا ہے کہ میں اس روایت کو نہیں جانتا۔] [المقاصد الحسنة للسيوطي (ص/208) مزید اس روایت کی تفصیل کے لیے دیکھئے: تذكرة الموضوعات للعتني (68)

الأسرار المرفوعة في الأخبار الموضوعة لبغاري (ص/195)]

(12) [امام ابن جوزی نے اس روایت کو "الموضوعات" (3/69) میں امام سیوطی نے "

اللائع الموضوعة" (2/279) میں اور امام ذہبی نے "ترتيب الموضوعات" (839)

میں نقل کیا ہے۔]

یقیناً میں نے اس پر ظلم کیا اور میں ظالم رب نہیں ہوں۔“

## ﴿ حج کے دوران قبر نبوی کی زیارت کی ترغیب ﴾

(14) ﴿ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَرْزُقْ فَقَدْ خَفَايَ ﴾

”جس نے بیت الشکان حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو بلاشبہ اس نے مجھ پر زیادتی کی۔“

## ﴿ حج کے دوران قبر نبوی کی زیارت کی فضیلت ﴾

(15) ﴿ مَنْ حَجَّ فَرَّازَ قَبْرِىْ بَعْدَ مَوْتِىْ ، كَانَ كَمَنْ زَارَنِىْ فِىْ حَيَاتِىْ ﴾

”جس نے حج کیا اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ ایسے شخص کی مانند ہے جس نے میری زندگی میں ہی میری زیارت کی۔“

## ﴿ امت کا اختلاف رحمت ہے ﴾

(16) ﴿ اخْتِلَافُ أُمَّتِىْ رَحْمَةٌ ﴾

”میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔“

(13) [موضوع . امام مغانیؒ نے اسے موضوع (یعنی من گھڑت و خود ساختہ) کہا ہے۔] [الموضوعات

(53)] [شیخ البانیؒ نے بھی اسے موضوع قرار دیا ہے۔] [السلسلة الصعبة (44)]

(14) [موضوع . امام زہبیؒ، امام مغانیؒ اور امام شوکانیؒ اسے موضوع قرار دیا ہے۔] [تسرتب

الموضوعات (600) الموضوعات للمغانی (52) العوائد المجموعة لمشركى

(326)]

(15) [موضوع . امام ابن تیمیہؒ نے اسے ضعیف کہا ہے۔] [شیخ البانیؒ نے اسے موضوع کہا ہے۔

قاعدة حلبة لابن تیمیة (57) السلسلة الصعبة (47) مزید دیکھئے: دھیرة الحفاظ

لابن القسمرانى (5250/4)]

(16) [موضوع : الأسرار المروعة (506) تریہ الشریعة (402/2) شیخ البانیؒ نے کہا ہے کہ

اس کی کوئی اصل نہیں۔] [السلسلة الصعبة (11)]

کسی بھی صحابی کی اتباع ذریعہ ہدایت

(17) ﴿أَصْحَابِي كَالنَّعُومِ بَاتِهِمْ اخْتَضَبُوا﴾

”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔“

ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں

﴿إِنَّمَا أَصْحَابِي مِثْلُ النُّعُومِ فَإِذَا نَامُوا اخْتَضَبُوا بِقَوْلِهِ﴾

”بلاشبہ میرے صحابہ ستاروں جیسے ہیں پس ان میں سے جس کے قول کو بھی تم پکڑ لو گے ہدایت پا جاؤ گے۔“

نفس کی پہچان ہی رب کی پہچان ہے

(18) ﴿مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ﴾

”جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا، یقیناً اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔“

مجھے میرے رب نے ادب سکھایا

(19) ﴿أَذَنِي رَبِّي، فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي﴾

”میرے رب نے مجھے ادب سکھایا اور خوب اچھا مہذب بنایا۔“

(17) [موضوع : امام ابن حزمؒ نے کہا ہے کہ یہ جمہوری اور باطل خبر ہے ہرگز ثابت نہیں۔] [الاحکام

فی أصول الاحکام (64/5) شیخ البانیؒ نے اسے موضوع کہا ہے۔] [السلسلة الصعبة

(66) مزید دیکھئے : جامع بیان العلم وفضله لابی عبد البر (91/2)]

(18) [موضوع : الأسرار السروعة (506) ترویج الشريعة (402/2) تذکرة الموضوعات (11)]

(19) [امام ابن تیمیہؒ نے کہا ہے کہ اس کی کوئی ثابت سند محروف نہیں۔] [احادیث القصاص (78)

امام شوکانیؒ نے اسے "الموائد المجموعة" (1020) میں اور شیخ فتنیؒ نے "تذکرة

الموضوعات" (87) میں نقل کیا ہے۔]



تقریریں اور خط و کتابت



٢٥٢ في دعائهم عز وجل: "إِنَّا نَعْبُدُكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ كُلَّهُم مُّطِيعُونَ لَكَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ كُلِّهِمْ" (سورة النجم: ٢٥٢).

”کیا جیگر سرحد کی وجہ سے علم انہوں نے اور نہ علم انہوں نے؟“



میں نے اسے دیکھا تھا۔



121 سورة النور

4. **المسألة الأولى** : في بيان ما إذا كان العمل بالحق واجباً على كل مسلم أم لا ؟



طبرستان کی آمد کی ایک تصویر



۱۲۲) اے نبی! ہم نے اسے (اسے) صاف صاف بتا دیا کہ اسے (اسے) جو چیزیں (جو چیزیں) ہم نے (ہم نے) منع فرمائی ہیں، وہ (وہ) حلال ہیں اور جو چیزیں (جو چیزیں) ہم نے (ہم نے) حلال فرمائی ہیں، وہ (وہ) حلال ہیں۔

بسمہ قرآن مجید و علیہ السلام ہے۔ اسی کی راہ میں جا رہا ہوں۔ ۲۰۱۱ء سے لڑ رہا ہوں۔  
 داتا گنج بخش علیہ السلام کی راہ میں جا رہا ہوں۔

۱۳۸۱: ۱۳۸۲ء کے لیے کرپشن پیکرز کے انکشاف کے بعد ۱۳۸۲: ۱۳۸۳ء کے لیے  
کرپشن پیکرز کے انکشاف کے بعد ۱۳۸۳: ۱۳۸۴ء کے لیے  
کرپشن پیکرز کے انکشاف کے بعد ۱۳۸۴: ۱۳۸۵ء کے لیے

(13) "نحن نعلم اننا لن نكون قادرين على التوصل الى حل مرضعنا،" (21) كمنى فهدا، (1986)، ص 10.



۱۲۸) ﴿مُحَمَّدٌ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ﴾

'تذکرہ کے واسطے مندرجہ' (تذکرہ مندرجہ)



۱۲۹) ﴿مُحَمَّدٌ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ﴾

'تذکرہ کے واسطے مندرجہ' (تذکرہ مندرجہ)

تذکرہ کے واسطے مندرجہ



۱۳۰) ﴿مُحَمَّدٌ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ﴾

'تذکرہ کے واسطے مندرجہ' (تذکرہ مندرجہ)

۱۳۱) ﴿مُحَمَّدٌ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ﴾ (تذکرہ مندرجہ) (تذکرہ مندرجہ) (تذکرہ مندرجہ)

تذکرہ مندرجہ (تذکرہ مندرجہ)

۱۳۲) ﴿مُحَمَّدٌ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ﴾ (تذکرہ مندرجہ) (تذکرہ مندرجہ) (تذکرہ مندرجہ)

تذکرہ مندرجہ (تذکرہ مندرجہ)

۱۳۳) ﴿مُحَمَّدٌ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ﴾ (تذکرہ مندرجہ) (تذکرہ مندرجہ) (تذکرہ مندرجہ)

تذکرہ مندرجہ (تذکرہ مندرجہ)

۱۳۴) ﴿مُحَمَّدٌ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَيْتِ﴾ (تذکرہ مندرجہ) (تذکرہ مندرجہ) (تذکرہ مندرجہ)

تذکرہ مندرجہ (تذکرہ مندرجہ)





”قیامت کی فکر ساتھ (60) سال کی عبادت سے بہتر ہے۔“

مسجد کا پڑوسی گھر میں نماز ادا نہیں کر سکتا

(33) ﴿لَا ضَلَالَآ لِبَنَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِی الْمَسْجِدِ﴾

”مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں ہی ہوتی ہے (گھر میں نہیں)۔“

حجر اسود اللہ کا دایاں ہاتھ

(34) ﴿الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ یَعِیْنُ اللّٰہُ فِی الْأَرْضِ یُصَافِحُ بِهَا عِبَادَہُ﴾

”حجر اسود زمین میں اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ ہے وہ اس کے ساتھ اپنے بندوں سے مصافحہ کرتا ہے۔“

روزے تندرستی کی ضمانت

(35) ﴿صُومُوا تَصِحُّوْا﴾

”روزے رکھو صحت مند بن جاؤ گے۔“

(32) [موضوع : تریہ الشریعة (305/2) الفوائد المجموعة (723) ترتیب الموضوعات (964)]

(33) [ضعیف : مضاعف المارقلطی (362) التلاکی المصنوعة (16/2) العلیل المتأہیة (693/1)]

(34) [موضوع : تاریخ بعلناد للمعطیب (328/6) العلیل المتأہیة (944/2) السلسلہ الضعیفة (223)]

(35) [ضعیف : تخریج الاحیاء (87/3) تذکرة الموضوعات (70) الموضوعات للصغالی (72)]



(36) ﴿أَوْصَانِي جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْجَارِ إِلَى أَرْبَعِينَ ذَاًا عَشْرَةً مِنْ هَاهُنَا ' وَعَشْرَةً مِنْ هَاهُنَا ' وَعَشْرَةً مِنْ هَاهُنَا ' وَعَشْرَةً مِنْ هَاهُنَا ﴾

”مجھے جبرئیل علیہ السلام نے چالیس (40) گھروں تک پڑوسی کے ساتھ (حسن سلوک کی) وصیت کی ہے، چالیس اس طرف سے، چالیس اس طرف سے، چالیس اس طرف سے اور چالیس اس طرف سے (یعنی اپنے گھر کے چاروں طرف دس دس گھر پڑوس میں شامل ہیں)۔“

کائنات کی تخلیق رسول اللہ ﷺ کے لیے

(37) ﴿لَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْيَا﴾

”(اے پیغمبر!) اگر تو نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا۔“

سورۃ واقعہ کی تلاوت سے تھروفا تے کا خاتمہ

(38) ﴿مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ مِنْ كُلِّ لَيْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَالَةٌ أَبَدًا﴾

”جس نے ہر رات ”سورۃ واقعہ“ کی تلاوت کی اسے کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔“

رہائے الہی اور اہل اسلام کے لیے فکر کرنے کی ترغیب

(39) ﴿مَنْ أَصْبَحَ وَهَمُّهُ غَيْرَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ ' فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ

(36) [ضعيف، كشف المعاني، (1054/1) تحصيل الجاهل (232/2) المقاصد الحسنة

للمساعوي (170)]

(37) [موضوع: اللؤلؤ المصبوع للمعشيش (454) ترتيب الموضوعات (196)

السلسلة المعجمة (282)]

(38) [ضعيف، المحل المتأهية (151/1) لشربه الشريعة (301/1) الفوائد المجموعة

(972)]

يَهْتَمُ لِلْمُسْلِمِينَ فَلَيْسَ مِنْهُمْ ﴿

”جس نے صبح کی اور اس کا فکر غمِ رضائے الہی کے علاوہ کچھ اور تھا تو اللہ تعالیٰ سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور جو مسلمانوں کے لیے غمگین و فکر مند نہیں ہوتا وہ ان میں سے نہیں۔“

جیسی عوام ویسا حکمران

(40) ﴿ تَحْمَا تَكُونُوا يُؤْتَىٰ عَلَيْكُمْ ﴾

”جیسے تم (خود) ہوتے ہو (ویسا ہی) تم پر والی و حاکم مقرر کر دیا جاتا ہے۔“

شبِ براءت میں گناہوں کی بخشش اور رزق کی فراخی

(41) ﴿ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ يُنْزِلُ لَيْلَةَ النَّصْفِ مِنَ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا

لِيُغْفِرَ لَأَكْثَرِ مِنْ عَذْوٍ شَعْرِ هَمِ كَلْبٍ ﴾

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ پھر (15) شعبان کی رات کو پہلے آسمان کی جانب اترتے ہیں اور بتو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ افراد کو بخش دیتے ہیں۔“

(39) [موضوع : الموائد المجموعة (233) تذكرة الموضوعات (69) السلسلة الصعبة

(312,309)]

(40) [ضعيف . كشف الغطاء (1997/2) الف الف المجموعة (624) تذكرة

الموضوعات (182)]

(41) [ضعيف : ضعيف ترمذی 'ترمذی (739) ضعيف ابن ماجة 'ابن خزيمة (1389)]

○ اس روایت کی تفصیل یوں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو (بستر سے) قانع پایا (میں نے تلاش کی کہ) آپ ﷺ صبح الفراق (مہینہ منورہ کے معروف قبرستان) میں تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ فطرہ محسوس ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تم پر عظم کریں گے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرا یہ گمان تھا کہ آپ کسی (دوسری) بیوی کے پاس چلے گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (جہاں اگلے صبح سے رہے)

﴿گزشتہ سے پیوستہ﴾ بلاشبہ اللہ تعالیٰ چودہ شعبان کی رات کو آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتے ہیں۔ (باقی حدیث ادھر مذکور ہے)۔

15 شعبان کی رات کی فضیلت میں چند دیگر ضعیف اور مشہور روایات حسب ذیل ہیں:

① حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں ﴿هَلْ تَدْرِينَ مَا يَصْنَعُ اللَّهُ فِي لَيْلَةِ الشَّعْبَانَ؟ قَالَتْ: مَا يَصْنَعُهَا رَسُولُ اللَّهِ؟ فَقَالَ: فِيهَا أَنْ يُكْتَبَ لِكُلِّ نَفْسٍ مِمَّنْ مَاتَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، وَيَعْلَمُ أَنَّ يَوْمَئِذٍ يُكْتَبُ كُلُّ عِبَادَةٍ مِنْ نَفْسٍ آتَمَتْ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، وَيَعْلَمُ تَرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ، وَيَعْلَمُ تَنْزَلُ أَرْزَاقُهُمْ﴾ "کیا تم جانتی ہو یہ (یعنی نصف (15) شعبان کی رات) کون سی رات ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس میں کیا ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس رات میں بنی آدم کے اس سال پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں لکھا جاتا ہے اس میں بنی آدم کے اس سال ہر فوت ہونے والے انسان کے متعلق لکھا جاتا ہے اس میں ان کے اعمال (اللہ کی طرف) اٹھائے جاتے ہیں اور اس میں ان کا رزق نازل کیا جاتا ہے۔"

[ضعیف: اس روایت کے متعلق شیخ البانی فرماتے ہیں کہ مجھ اس کی سند کا علم نہیں ہو سکا البتہ اس کے متعلق غالب گمان یہی ہے کہ یہ ضعیف ہے۔ [حدایہ الرواة (1257) مشکاة للابانی

[(409/1)]

② حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿إِنَّ اللَّهَ لَيُطَيِّعُ فِي لَيْلَةِ النُّصَبِ مِنْ شَعْبَانَ قَسْمَ سَائِرِ رُجُوعِ خَلْقِهِ إِلَّا يُسْمِرُكَ أَوْ شَحَاحِي﴾ "بلاشبہ اللہ تعالیٰ چودہ (15) شعبان کی رات (اہل ارض) کی طرف نظر رحمت فرماتے ہیں اور مشرک یا (بلا وجہ) دشمنی رکھنے والے کے سوا تمام مخلوق کو بخش دیتے ہیں۔"

[ضعیف: ابن ماجہ (1390) اس روایت کی سند میں عبد اللہ بن ابیہ راوی ضعیف ہے اور حرید یہ کہ اس میں القطاع بھی ہے۔ حرید چکھنے: الحرح والتعديل (682/5) المعروحوں

(11/2) موران الاعتدال (475/2) تقریب [(444/1)]

③ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النُّصَبِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُومُوا إِلَيْهَا وَصُومُوا نَهَارَهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْزِلُ فِيهَا لِقُرُوبِ الشَّمْسِ

إِلَى مَسَاءِ السُّنْبَةِ يَقُولُ أَلَا مِنْ مُسْتَقِيمٍ لِي فَأَعْمِرْ لَهُ، أَلَا مُسْتَرِيٌّ فَإَزِدْهُ، أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَذِّبْهُ، أَلَا عَذْلًا أَلَا عَذْلًا حَتَّى يَطْلُعَ الْقَمَرُ﴾ "جب چودہ (15) شعبان کی رات ہو تو اس رات کا قیام کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس رات ﴿باقی اگلے صفحہ پر﴾

(42) ﴿ مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُوْدٌ فَاَذَنْ فِيْ اُذِيْهِ الْهُنَى وَاَقَامَ فِيْ اُذِيْهِ الْيُسْرَى لَمْ تَضُرَّهُ اُمُّ الصَّبِيَّانِ ﴾

”جس کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور اس نے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی تو اسے ”ام الصبیان“ (ایک بیماری کا نام) کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی۔“

﴿ مَخْلُصٌ مِّنْ يُّوسُفَ ﴾ فرید آفتاب کے بعد آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اعلان فرماتے ہیں ’خبردار! کون مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے؟ میں اسے بخش دوں‘ کون رزق طلب کرنے والا ہے؟ میں اسے رزق دے دوں‘ کون آزمائش و مصیبت میں مبتلا ہے؟ میں اسے حایت دے دوں‘ خبردار! فلاں فلاں کون ہے حتیٰ کہ فجر طلوع ہو جاتی ہے۔“

[موضوع : ضعیف ابن ماجہ ‘ ابن ماجہ (1388) صحیف الجامع الصغیر (653)]

④ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ﴿ تَحُسُّ لَيْلًا لَا تُرَدُّ فِيْهَا النَّفْسُ . اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ رَّحَبٍ وَثَلَاثَةُ اَلْصَّفَرِ مِـنْ شَعْبَانَ وَثَلَاثَةُ الْفِطْرِ وَثَلَاثَةُ الشَّعْرِ ﴾ ”پانچ راتیں ایسی ہیں جن میں دُعاؤں کی جاتی (1) ماہِ ربیع کی پہلی رات (2) نصف یعنی چھ روزہ شعبان کی رات (3) جمعہ کی رات (4) عید الفطر کی رات (5) عید الاضحیٰ کی رات۔“

[موضوع : صحیف الجامع الصغیر للابن ابی (2852)]

## ایک سنت زندہ کرنے سے سو شہیدوں کا اجر

(43) ﴿مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيدٍ﴾  
 ”جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے  
 رکھا اس کے لیے 100 شہیدوں کا اجر ہے۔“

(44) ﴿الْمُتَمَسِّكُ بِسُنَّتِي عِنْدَ فُسَادِ أُمَّتِي لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ﴾  
 ”میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر قائم رہنے والے کے لیے  
 شہید کا اجر ہے۔“

## میں دو روز بیچوں گا بیٹا ہوں

(45) ﴿أَنَا ابْنُ الدُّبَيْنِيِّ﴾

”میں دو روز بیچوں (یعنی اسماعیل علیہ السلام اور آپ ﷺ کے والد عبداللہ) کا بیٹا ہوں۔“

## قرآن، والدین اور علیؑ کو دیکھنا بھی عبادت ہے

(46) ﴿النَّظَرُ فِي الْمُصْحَفِ عِبَادَةٌ وَالنَّظَرُ الْوَلَدِ إِلَى الْوَالِدَيْنِ عِبَادَةٌ وَالنَّظَرُ  
 إِلَى عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عِبَادَةٌ﴾  
 ”قرآن کو دیکھنا عبادت ہے، اولاد کا والدین کو دیکھنا عبادت ہے اور حضرت علی بن  
 ابی طالبؑ کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔“

(43) [ضعيف جدا - ذخيرة الحفاظ (5174/4) السلسلة الضعيفة (326)]

(44) [ضعيف : السلسلة الضعيفة (327)]

(45) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ رسالة لطيفة لابن قدامة (23) اللؤلؤ المبرقع (81) النخبة

البهية للسابي (43)]

(46) [موضوع : السلسلة الضعيفة (356)]

## مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی فضیلت

(47) ﴿مَنْ صَلَّى إِلَى مَسْجِدِي أَوْ بَعْدِي صَلَاةً لَا يَقُورُهُ صَلَاةٌ ثَلَاثِينَ لَهٗ بِرَأْتٍ مِنَ النَّارِ وَبِعَاقَةِ مِنَ الْعَذَابِ وَبِرَى مِنَ النَّفَاقِ﴾  
 ”جس نے میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں 40 نمازیں ادا کیں (اور ان میں سے) کوئی ایک نماز بھی فوت نہ ہوئی تو اس کے لیے آگ سے برائت اور عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی اور وہ نفاق سے بری ہو جائے گا۔“

## قرہمی رشتہ دار نیکی کے زیادہ مستحق

(48) ﴿أَلَا لَأَقْرَبُونَ أَوْلَىٰ بِالْمَعْرُوفِ﴾  
 ”قرہمی رشتہ دار نیکی کے زیادہ مستحق ہے۔“

## جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص

(49) ﴿أَمْرٌ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَجَلَّ مِنْ جَهَنَّمَ يُقَالُ لَهُ : جَهَنَّمَةُ فَيَسْأَلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ : هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ يُعَذِّبُ ؟ فَيَقُولُ : لَا ، فَيَقُولُونَ : عِنْدَ جَهَنَّمَ الْخَبَرُ الْيَقِينُ﴾

”سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا شخص قبیلہ حمیہ کا ایک فرد ہوگا جسے حمیہ کہہ کر پکارا جائے گا۔ اہل جنت اس سے دریافت کریں گے کہ کیا کوئی ایسا شخص باقی ہے

(47) [ضعیف : السلسلة الضعيفة (364)]

(48) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ الأسرار المروعة (51) اللؤلؤ والمرصوع (55) الحقايد

الحسنة للسعادي (141)]

جسے عذاب دیا جا رہا ہو؟ وہ کہے گا "نہیں۔ تو وہ کہیں گے جہنم کے پاس جتنی خبر ہے۔"

## بہترین نام

(50) ﴿تَحِبُّوا الْأَسْمَاءَ مَا عَشَدَ وَمَا حَمَدُ﴾

"بہترین نام وہ ہے جس کے ساتھ عبادت کی جائے اور تعریف کی جائے۔"

## طلب علم کے لیے جہنم تک جانے کا حکم

(51) ﴿اعْلَمُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصَّنَةِ﴾

"علم حاصل کر دو خواہ جہنم تک جانا پڑے۔"

## عورتوں کی رائے کی مخالفت کرنے کا حکم

(52) ﴿شَاوِرُوهُنَّ. يَغْنَى النِّسَاءَ. وَخَالَفُوهُنَّ﴾

"ان سے یعنی خواتین سے مشورہ کرو (مگر مشورہ کے بعد) ان کی مخالفت کرو۔"

## روز قیامت لوگوں کو ماؤں کے ساتھ بلایا جائے گا

(53) ﴿يُدْعَى النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأُمَّهَاتِهِمْ مَسْتَعْرَا مَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ﴾

"روز قیامت لوگوں کو ان کی سترپوشی کے لیے ان کی ماؤں کے ساتھ پکارا جائے گا"

(49) [موضوع : الكشف الالہی للطرابلسی (161/1) تنزیہ الشریعة (391/2) الفوائد

المحموعة (117)]

(50) [موضوع : الأسرار المرفوعة (192) اللؤلؤ المصروع (189) النعمة (117)]

(51) [موضوع : الموضوعات لابن الموزی (215/1) ترتيب الموضوعات للذهبی

(111) الفوائد المجموعة (852)]

(52) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ اللؤلؤ المصروع (264) تذکرة الموضوعات (128) الاسرار

المرفوعة (240)]

(کیونکہ اگر باپوں کے ساتھ پکارا گیا تو ممکن ہے کہ دنیا میں جو اس کا باپ تھا وہ حقیقت میں اس کا باپ ہی نہ ہو بلکہ باپ کوئی اور ہی ہو اور پھر میدانِ محشر میں برسرِ عام یہ بات ظاہر ہو جائے کہ وہ تو دلہنڑا ہے۔“

### حکمران زمین میں اللہ کا سایہ ہے

(54) ﴿الْمُلْكُ لِلَّهِ يَوْمَ يُزْجِيهِ مَنْ نَصَّعَهُ هَدَىٰ وَمَنْ هَضَمَ﴾  
 ”حکمران اللہ کی زمین میں اس کا سایہ ہے جس نے اس کی خیر خواہی کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اسے دھوکہ دیا وہ گمراہ ہو گیا۔“

### اللہ سے ڈرنے والے اور نہ ڈرنے والے کا انجام

(55) ﴿مَنْ خَافَ اللَّهَ خَوَّفَ اللَّهُ مِنْهُ كُلَّ شَيْءٍ وَمَنْ لَمْ يَخَفِ اللَّهَ خَوَّفَهُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾  
 ”جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈر گیا اللہ اس سے ہر چیز کو ڈرائیں گے اور جو اللہ تعالیٰ سے خائف نہ ہوا تو پھر اللہ اسے ہر چیز سے ڈرائیں گے۔“

### اللہ کے فیصلے پر راضی نہ ہونے والے کو دوسرا ب تلاش کرنے کا حکم

(56) ﴿قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ : مَنْ لَمْ يَرْضَ بِقَضَائِي وَيَقْضِرْ عَلَيَّ بَلَاءِي

(53) [موضوع : السلاسل المصنوعة للسيوطي (2/449) الموضوعات لابن الحوري

(248/3) ترتيب الموضوعات (1123)]

(54) [موضوع : تذكرة الموضوعات للفتي (182) العوائد المصنوعة للشوكاني

(623) السلسلة الضعيفة (475)]

(55) [ضعيف . تصحيح الاحياء للقرافي (2/145) تذكرة الموضوعات (20) السلسلة

الضعيفة (485)]





اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں! تو بلاشبہ وہ براہر ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر وہ کہے: اے فلاں عورت کے بیٹے فلاں! تو بے شک وہ کہے گا: مجھے ہدایت کرو مجھے ہدایت کرو! اللہ تم پر رحم کرے۔ پھر وہ کہے: اس چیز کو یاد کرو کہ جس پر تم اس دنیاوی گھر سے رخصت ہوئے ہو (یعنی) یہ شہادت کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود بحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور بے شک محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ اعلیٰ تجوہ کو (ان کی قبروں سے ضرور) اٹھائیں گے۔“

### استحارہ مشورہ اور میانہ روی اختیار کرنے والے کیلئے بشارت

(59) ﴿مَا خَابَ مَنْ اسْتَحَارَ وَلَا نِدِمَ مَنْ اسْتَعَارَ وَلَا غَالَ مَنْ اقْتَصَدَ﴾  
 ”جس نے استحارہ کیا وہ (کبھی) خائب و خاسر نہ ہوا، جس نے مشورہ کیا وہ (کبھی) نادام و پشیمان نہ ہوا اور جس نے میانہ روی اختیار کی وہ (کبھی) فقیر نہ ہوا۔“

### ہال اور ناخن کاٹ کر نبی ﷺ کو نئے کیلئے جنت البقیع بھیجتے

(60) ﴿ثُمَّ إِذَا أَخَذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ قَلَمَ أَكْفَارَةً أَوْ اخْتَصَمَ نَفْسَ بِهِ إِلَى الْبَيْتِ فَلْيَنْ﴾  
 ”آپ ﷺ جب اپنے ہال یا ناخن کاٹتے یا سچے لگواتے تو ان بالوں کو بیت البقیع (قبرستان) کی طرف بھیجتے اور پھر وہ (وہاں) دفن کر دیئے جاتے۔“

(58) [المصنف: تيسر صبح الاحياء (420/4) زاد المعاد لابن القيم (206/3) السلسلة

الضعفة (599)]

(59) [موضوع: الكشف الالهي (775/1) السلسلة الضعفة (611)]

(60) [موضوع: العلل لابن حاتم (337/2) السلسلة الضعفة (713)]

(61) ﴿الْمُؤْمِنُ كَمِثْرِ فُطْنٍ خَلِيٍّ﴾

”مومن زریک‘ سمجھ دار اور چمکنا ہوتا ہے۔“

## ماہ رمضان کی فضیلت

(62) ﴿بِأَيِّهَا النَّاسُ لَدَا أَهْلِكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللَّهُ صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَلِيَّامَ لَيْلَةٍ تُعْطَوْنَ، مَنْ تَقَرَّبَ إِلَيْهِ بِعَصَاةٍ مِنْ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ أَدَّى فَرِيضَةً فِيهَا سِوَاهُ، وَمَنْ أَدَّى إِلَيْهِ فَرِيضَةً كَانَ كَمَنْ أَدَّى سَبْعِينَ فَرِيضَةً فِيهَا سِوَاهُ، وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمَوَاسِمَةِ، وَشَهْرٌ يَزَادُ فِيهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ وَمَنْ فَطَرَ فِيهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِدُثُوبِهِ وَعِتْقٌ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ بِعَلِّ أَجْرُهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَضَ مِنْ أَجْرِهِ قِسْءٌ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ كُلُّنَا تَجِدُ مَا نَفْطُرُ بِهِ الصَّائِمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يُعْطَى اللَّهُ هَذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى مَذَلَّةٍ تَبْنِي أَوْ ثَمَرَةٍ أَوْ خُرْبَةٍ مِنْ مَاءٍ، وَمَنْ أَضْحَعَ صَائِمًا مَقَاءَ اللَّهِ مِنْ خَوْصِي خُرْبَةٍ لَا يَكْمَأُ حَتَّى يَمْدَحَ الْجَنَّةَ، وَهُوَ شَهْرُ أَوَّلِهِ رَحْمَةٌ، وَأَوَسْطُهُ مَغْفِرَةٌ، وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَخْلُوقِهِ فِيهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَأَغْنَتْهُ مِنَ النَّارِ﴾

”اے لوگو! بے شک تم پر ایک عظیم مہینہ سایہ گلن ہے، ایسا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض کیا ہے اور اس کے قیام اللیل (یعنی نماز تراویح) کو نفل طور پر مقرر فرمایا ہے۔ جس نے اس

مہینے میں کوئی بھی خیر کا کام کیا وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے اس مہینے کے سوا (کسی اور مہینے میں) کوئی فرض ادا کیا اور جس نے اس میں کوئی فرض ادا کیا وہ اس شخص کی مانند ہوگا جس نے اس مہینے کے سوا ستر فرض ادا کیے۔ یہ مہر کا مہینہ ہے اور مہر کا بدلہ جنت ہی ہے۔ یہ بھر دی کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس میں کسی ایک روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے مٹاؤ بخش دیئے جائیں گے اس کی گردن کو جہنم سے آزادی مل جائے گی اور اس کو بھی روزہ دار (جس کا روزہ کھلوا یا ہے) کے برابر ثواب حاصل ہوگا مگر روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں آئے گی۔ ہم نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول! ہم سب اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ روزہ دار کا روزہ افطار کرائیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ یہ ثواب ایسے شخص کو عطا فرما دے گا جس نے دودھ کے ایک گھونٹ یا سمجھور یا پانی کے ایک گھونٹ کے ساتھ ہی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اور جس نے روزہ دار کو خوب میر کر کے کھانا کھلایا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا جس سے جنت میں داخل ہونے تک وہ پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتدا میں رحمت الہی نازل ہوتی ہے جس کے وسط میں (لوگوں کے گناہوں کی) مغفرت ہوتی ہے اور جس کے آخر میں جہنم سے آزادی ملتی ہے اور جس نے اس مہینے میں اپنے ماتحت (غلام یا لونڈی) پر تخفیف کی اللہ تعالیٰ اسے بخش دیں گے اور اسے جہنم کی آگ سے آزاد کر دیں گے۔"

## جہنم کی کیفیت

(63) ﴿يَا جِبْرِيلُ صِفْ لِيَ النَّارِ ۚ وَانْتِ لِيَ جَهَنَّمَ ۚ فَقَالَ جِبْرِيلُ : إِنَّ اللَّهَ

(62) [ضعيف : العمل لابن أبي حاتم (249/1) السلسلة الضعيفة (871) بیہقی فی شعب الایمان (3608) ہدایۃ الرواة (1906) شیخ البانیؒ نے اس کی سند کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے۔]

تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمْرٌ بِجَهَنَّمَ فَأُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى ابْتِطَثَ ۚ ثُمَّ أَمْرٌ بِهَا فَأُوقِدَ عَلَيْهَا أَلْفَ عَامٍ حَتَّى اسْوَدَّتْ فِيهِ سَوْدَاءٌ مُظْلِمَةٌ ﴿٦٤﴾

”اے جبرئیل علیہ السلام! میرے لیے آگ اور جہنم کا وصف بیان کیجئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جہنم کے متعلق حکم ارشاد فرمایا تو اسے ایک ہزار سال جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سفید ہوئی پھر اس کے متعلق حکم دیا تو اسے پھر ایک ہزار سال جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سرخ ہو گئی پھر (تیسری بار) اس کے متعلق حکم دیا تو اسے پھر ایک ہزار سال جلایا گیا حتیٰ کہ وہ سیاہ ہو گئی اور اب اس کا رنگ انتہائی سیاہ و تاریک ہے۔“

### کثرت کلام کا نقصان

(64) ﴿لَا تُكْسِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ ۚ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ قِسْوَةٌ لِلْقَلْبِ وَإِنْ أَتَعَدَّ النَّاسُ مِنَ اللَّهِ الْقَلْبَ الْقَاسِي﴾  
 ”اللہ کے ذکر کو چھوڑ کر کثرت سے کلام مت کیا کرو“ کیونکہ اللہ کے ذکر کے بغیر کثرت کلام دل کو سخت کر دیتا ہے اور بلاشبہ لوگوں میں اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل ہی ہے۔“

### اگلی صف پوری ہو چکی ہو تو کسی آدمی کو پیچھے کھینچنا

(65) ﴿إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّفِّ وَقَدْ تَمَّ فَلْيَتَجَبَّدْ إِلَيْهِ رَجُلًا يَتَقِيْمُهُ إِلَى جَنْبِهِ﴾

”جب تم میں سے کوئی صف تک پہنچے اور وہ پوری ہو چکی ہو تو وہ (صف سے) کسی

آدمی کو اپنی طرف کھینچ لے اور اسے اپنے پہلو میں کھڑا کر لے۔“

## اس امت میں تیس ابدال ہوں گے

(66) ﴿الْأُنْبُدَالُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ ثَلَاثُونَ﴾ بِفُلِّ إِتْرَاهِيمَ خَلِيلِ الرَّحْمَنِ  
عَزَّوَجَلَّ، كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أُنْبُدَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَكَانَهُ رَجُلًا  
”اس امت میں تیس ابدال<sup>(1)</sup> ہوں گے، ابراہیم خلیل الرحمن علیہ السلام کی مانند جب  
کبھی (اُن ابدال میں سے) ایک آدمی فوت ہو جائے گا اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی جگہ  
کسی دوسرے آدمی کو بھیج دیں گے۔“

## تمام صحابہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کی وجہ

(67) ﴿مَا قُضِلْكُمْ أَتُوا نَكْبَرُ بِكَفَرَةٍ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ وَلَكِنْ بِشَيْءٍ وَفَرَّ  
فِي صَدْرِهِ﴾  
”ابوبکر رضی اللہ عنہ روزوں اور نمازوں کی کثرت کے باعث تم پر فضیلت نہیں لے گئے بلکہ  
اس چیز کے باعث (انہیں یہ شرف و مقام حاصل ہوا ہے) جس کا بوجھ انہوں نے اپنے سینے  
میں اٹھا رکھا ہے (یعنی ایمان و تقویٰ)۔“

(65) [ضعيف : تدعيم الحبير لابي حنبل (37/2) المسئلة الصمقة (921)]

(66) [موضوع ١٠ الأسرار المرفوعة لعلي القاري (470) تدعيم العلي من العبيث لابي

الديبع (7) المصار المنيق لابن القيم (308)]

(1) [مجلس الحق عظيم آبادی بیان فرماتے ہیں کہ ابدال بدل کی جمع ہے۔ ان کا نام ابدال رکھنے کا سبب  
یہ ہے کہ ان میں سے جب بھی کوئی آدمی فوت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے ایک اور آدمی بھیج  
دیتے ہیں۔] [عون المعبود (تحت الحديث / 4286)]

(67) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ الأسرار المرفوعة لعلي القاري (452) الأحاديث التي لا أصل

لها في الاحياء للمسكي (288) المصار المنيق (246)]

(68) ﴿نَحْبَةُ الْبَيْتِ الطَّوَافِ﴾

”بیت اللہ میں تحیۃ المسجد طواف ہی ہے (یعنی مسجد حرام میں داخل ہوتے ہی طواف کرنے والے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد بھی ادا کرے)۔“

نماز میں انسان اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے

(69) ﴿إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْ الرَّحْمَانِ فَإِذَا تَلَعْتُ لَكَ الرُّبَّ : يَا ابْنَ آدَمَ إِلَى مَن تَلْعُبُ ؟ إِلَى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَّكَ مِنِّي ؟ ابْنَ آدَمَ أَفَأَقْبِلُ عَلَى صَلَاتِكَ فَأَنَا خَيْرٌ لَّكَ مِنِّي تَلْعُبُ إِلَيْهِ﴾

”بلاشبہ بندہ جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ رحمن کی دو آنکھوں کے درمیان ہوتا ہے اور اگر وہ اوپر اوپر جھانکے تو پروردگار اسے کہتا ہے ’اے آدم کے بیٹے! تو کس کی طرف جھانکتا ہے؟ کی کسی ایسی ہستی کی طرف (تو جھانک رہا ہے) جو تیرے لیے مجھ سے بھی بہتر ہے؟ آدم کے بیٹے! اپنی نماز میں توجہ رکھ میں تیرے لیے اس سے بہتر ہوں جس کی طرف تو جھانک رہا ہے۔“

کیا اللہ تعالیٰ بھی سوتے ہیں؟

(70) ﴿وَقَعَ بِنِي نَفْسٍ مُّوسَى : هَلْ يَنَامُ اللَّهُ تَعَالَى ؟ فَأَرْسَلَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا ، فَأَرْسَلَهُ قَلْبًا ، ثُمَّ أَعْطَاهُ قَارُورَتَيْنِ ، بِنِي كُلُّ يَدٍ قَارُورَةٌ ، ثُمَّ نَامَ نَوْمَةً ، فَاصْطَفَقَتْ يَدَاهُ وَانْكَسَرَتِ الْقَارُورَتَانِ ، قَالَ : ضَرَبَ اللَّهُ لَهُ مَثَلًا ، أَنَّ اللَّهَ

(68) [اس کی کوئی اصل نہیں] الأسرار المرفوعة (130) البولو المرفوعة (143)

(69) [ضعیف جدا] الأحادیث القدسیة الضعیمة والموصوعة للمیسوی (46) السلسلة

لَوْ كَانَ يَنَامُ لَمْ تَسْمَعْكَ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ ﴿

”موسیٰ علیہ السلام کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ آیا اللہ تعالیٰ بھی سوتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا، اس نے انہیں (مسل) تین دن سلائے رکھا، پھر انہیں دو شیشے کے برتن تھما دیئے، ہر ہاتھ میں ایک برتن۔ پھر وہ سو گئے تو ان کے ہاتھ ہلے اور دونوں شیشے کے برتن (گرے اور) ٹوٹ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے یہ مثال بیان کی کہ اگر اللہ تعالیٰ سو جاتے تو آسمان و زمین رُ کے نہ رہتے (بلکہ گر جاتے)۔“

### نظر شیطان کا ایک تیر ہے

(71) ﴿الظُّلُومَةُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ ابْنِ نَسٍ مَنْ لَوَّكَهَا خَوْفًا مِنَ اللَّهِ آتَاهُ اللَّهُ إِيمَانًا يَجِدُ خَلَاقَةً فِي قَلْبِهِ﴾

”(غیر محرم کی طرف) دیکھنا ایٹمس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے، جس نے اللہ تعالیٰ سے خائف ہو کر اسے چھوڑ دیا اللہ تعالیٰ اسے ایسا ایمان عطا فرمائیں گے جس کی محسوس وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔“

### لکیر پھوٹ پڑنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے

(72) ﴿يُعَادُ الْوُضُوءَ مِنَ الْوُحَاظِ السَّائِلِ﴾  
”بہنے والی لکیر کی وجہ سے دوبارہ وضوء کیا جائے گا۔“

(70) [صعيف - العمل المتناهية لابس الحورى ' السلسلة الصعبة (1034)]

(71) [طهيف جدا ' الترغيب والترهيب للمندري (106/4) مجمع سروائد لہبشي

(63/8) تلخيص المستدرک للذهبي (314/4)]

(72) [موضوع - دعيرة الحفظ لابس طاهر (6526/5) السلسلة الصعبة (1071)]



(73) ﴿لَيْسَ الْإِيمَانُ بِالْعَمَى وَلَا بِالْعَلَى، وَلَكِنْ مَا وَقَرَّ فِي الْقَلْبِ وَصَدَقَ الْعَمَلُ﴾

”ایمان تمنا کرنے اور آراستہ ہونے کا نام نہیں بلکہ ایمان وہ چیز ہے جس کا بلا جھول میں ہوتا ہے اور جس کی تصدیق (صاحب ایمان کا) کردار و عمل کرتا ہے۔“

### قیامت کی ایک علامت

(74) ﴿تَخْرُجُ الدَّائِبَةُ وَمَعَهَا عَصَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَخَاتَمُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُ: هَذَا، يَا مُؤْمِنٌ، هَذَا يَا كَافِرٌ﴾

”ایک جانور نکلے گا جس کے پاس موسیٰ علیہ السلام کا عصا (راشی) ہوگا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگلی ہوگی اور وہ کہے گا یہ ہے اے مومن ایہ ہے اے کافر۔“

نبی کریم ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہما کیسے مکڑی نے غار کے دروازے پر جال بٹن دیا

(75) ﴿انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى الْغَارِ فَدَخَلَا فِيهِ فَبَجَاءَتْ الْعَنْكَبُوتُ فَتَنَسَّجَتْ عَلَى بَابِ الْغَارِ وَبَجَاءَتْ قُرَيْشٌ يَطْلُبُونَ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانُوا إِذَا زَاوَا عَلَى بَابِ الْغَارِ تَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ قَالُوا لَمْ يَدْخُلْهُ أَحَدٌ﴾

”نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کی طرف گئے اور اس میں داخل ہو گئے۔ پھر ایک مکڑی آئی اور اس نے غار کے دروازے پر جال بٹن دیا۔ (کفار) قریش

(73) [موضوع - ذخيرة الحفاظ لابن طاهر (4656/4) السلسلة الصميمة (1098)]

تبھیض الصميمة لمحمد عمرو (33)

(74) [منكر: السلسلة الصميمة (1108)]

نبی کریم ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے آئے اور جب غار کے دروازے پر مٹری کا جالا دیکھا تو کہا کہ اس میں کوئی داخل نہیں ہوا۔“

## وضوء ٹوٹ جانے پر وضوء کرنے کا حکم

(76) ﴿وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ رِيْعًا، فَقَالَ: لِيَقُمْ صَاحِبُ هَذَا الرِّيحِ لَلْيَتَوَضَّأْ، فَاسْتَحْيَا الرَّجُلَ أَنْ يَقُومَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِيَقُمْ صَاحِبُ هَذَا الرِّيحِ فَلْيَتَوَضَّأْ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَقُومُ كُلَّنَا تَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: قُومُوا كُلُّكُمْ فَيَتَوَضَّأُوا﴾

”نبی کریم ﷺ نے پیمسوں کی تو کہا اس یووالا شخص کھڑا ہو اور وضوء کرے۔ آدمی کو کھڑے ہونے سے حیا آئی (اس لیے وہ کھڑا نہ ہوا)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (دوبارہ) فرمایا اس یووالا شخص کھڑا ہو اور وضوء کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ حق بات سے نہیں شرماتا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم سب نہ وضوء کر آئیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (ہاں) تم سب وضوء کر آؤ۔“

## پندرہ کام جنہیں اپنا لینے کے بعد امت آزمائش کا شکار ہو جائیگی

(77) ﴿إِذَا فَعَلْتَ أُمِّيَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصَلَةً خَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ: إِذَا كَانَ الْمَغْتَمُ دُونََ وَالْأَمَانَةُ مُغْتَمًا وَالزَّكَاةُ مَغْرَمًا وَأَطَاعَ الرَّجُلُ ذَوْجَتَهُ وَعَقَّ أُمَّهُ وَبَرَّ صَدِيقَهُ وَجَفَا أَبَاهُ وَأَوْتَقَعَتِ الْأَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ رَجِيمُ الْقَوْمِ أَرَزَلَهُمْ وَاتَّكِرِمَ الرَّجُلُ سَعَاةَ ضَرَوْهُ وَضَرَبَتْ الْخُمُورُ وَلَبَسَ الْحَرِيرُ

(75) [ضعیف : السلسلة الضعيفة ( 1129 ) التحدیث بما قبل لا یصح فیہ حدیث لہکر

أبی ذہب (214)]

(76) [باطل : السلسلة الضعيفة (1132)]

وَاتَّخَذَتِ الْقِمَنَاتُ وَالْمَعَارِفُ وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَوْلَهَا فَلْيَرْتَقَبُوا بَعْدَ ذَلِكَ مِنْهَا خُمْرَاءُ أَثْوَفًا وَمَسْخًا ﴿١٠﴾

”جب میری امت چندرہ کام اپنا لے گی تو اس پر آزمائش اتر آئے گی۔ (وہ کام یہ ہیں) (1) جب قیمت متداول مال کی حیثیت اختیار کر لے گی (یعنی کسی کو مال قیمت سے دیا جائے گا اور کسی کو محروم کر دیا جائے گا) (2) امانت کو مال قیمت سمجھ لیا جائے گا (یعنی لوگوں کی دی ہوئی امانتوں پر یوں قبضہ کر لیا جائے گا جیسے جنگ میں حاصل ہونے والا مال قیمت ہے) (3) زکوٰۃ تادان بن جائے گی (یعنی لوگوں پر اس کی ادائیگی گراں ہو جائے گی کیونکہ وہ اسے مال کی پاکیزگی کا سبب یا حکم الہی نہیں بلکہ چٹی یا تادان سمجھ لیں گے) (4) مرد (ہر جائز و ناجائز کام میں) اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا (5) مگر اپنی ماں کی نافرمانی کرے گا (6) اپنے دوست کے ساتھ ایسے برتاؤ کے ساتھ پیش آئے گا (اور اسے اپنے قریب لائے گا) (7) مگر اپنے والد (پر زیادتی کرے گا اور اس) کو خود سے دور بنائے گا (8) مسجد میں (جنگشوں، تجاراتی لین دین اور لہو و لعب کی) آوازیں بلند ہوں گی (9) قوم کا کفیل و نگران (یعنی سردار) ان کا سب سے گھٹیا اور کمینہ شخص ہوگا (10) آدمی کی عزت اس کے شر سے ڈرتے ہوئے کی جائے گی (مبادا کہ انہیں اس کا شر نہ پہنچ جائے) (11) شرابیوں کو پانی جائیں گی (12) (بلا ضرورت) ریشم پہنا جائے گا (13) تاج گانے والی عورتیں اور (14) گانے بجانے کے آلات پکڑ لیے جائیں گے (15) اس امت کے آخری لوگ (یعنی بعد میں آنے والے) پہلوں (یعنی سلف صالحین) کو لعنت ملامت کریں گے (اس کا مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ وہ اعمال صالحہ بجالانے میں سلف صالحین کی اتباع و اقتداء نہیں کریں گے اور یہ انہیں لعنت کرنے کے ہی مترادف ہے جب امت کے لوگ یہ کام کرنے لگیں) تو انہیں چاہیے کہ پھر سرخ آمد می اور حنف و سخ (زمین میں وحشت اور صورتیں بدل جانا) کا انتظار کریں (یعنی پھر انہیں لازماً ایسے مذاہبوں سے

## دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ

(78) ﴿حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيئَةٍ﴾

”دنیا کی محبت ہر گناہ کی بنیاد ہے۔“

## رزق حلال کمانا بھی جہاد ہے

(79) ﴿كُلُّبِ الْحَلَالِ جِهَادٌ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنِ الْمُتَحَرِّفِ﴾

”(رزق) حلال طلب کرنا جہاد ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ پیشہ ور (اہل حرفہ و ہنر

مند) مومن سے محبت کرتے ہیں۔“

## قرآن کی دلہن سورہ رحمن ہے

(80) ﴿لِكُلِّ شَيْءٍ عَوْرَةٌ ۚ وَعَوْرَةُ الْقُرْآنِ الرَّحْمَنُ﴾

”ہر چیز کی دلہن ہوتی ہے اور قرآن کی دلہن سورہ رحمن ہے۔“

## قوم کا سردار درحقیقت قوم کا خادم ہوتا ہے

(81) ﴿سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ﴾

(77) [ضعیف : صحیف ترمذی ' ترمذی (2210) العلل المتناہیة (1421/2) الکشف

الالہی (33/1)]

(78) [موضوع : احادیث القصص لابن تیمیہ (7) الأسرار المرفوعة (163/1) تذکرۃ

الموصوحات (173)]

(79) [ضعیف : السبعة البہیہ للسنباوی (57) الکشف الالہی (518/1) المسئلة

الضعیفة (1301)]

(80) [منکر : السلسلة الضعیفة (1350)]

”قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے۔“

شہد اور قرآن میں شفاء ہے

(82) ﴿عَلَيْكُمْ بِالشَّفَائِينَ : الْقَسَلِ وَالْقُرْآنِ﴾

”دو شفا بخش اشیاء کو لازم پکڑو ایک شہد اور دوسری قرآن۔“

امیہ بن ابی الصلت کی حالت زار

(83) ﴿أَمِنْ جِعْرٍ أُمِّيَّةٌ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ وَكَفَرَ قَلْبُهُ﴾

”امیہ بن ابی صلت کے شعر ایمان لے آئے ہیں (لیکن) اس کے دل نے کفر کیا ہے۔“

جیسا دین اختیار کرو گے ویسی ہی جزا دیے جاوے گے

(84) ﴿الْبِرُّ لَا يَتَلَى وَالْإِلْمُ لَا يَنْسَى وَالذِّيَانُ لَا يَنَامُ فَمَنْ كَفَرَ كَمَا جِئْتُ كَمَا تَدِينُ تَدَانُ﴾

”نیکی بوسیدہ نہیں ہوتی، گناہ بھولتا نہیں اور حساب لینے والا سوتا نہیں۔ پس اب تم جیسے چاہوین جاؤ (کیونکہ یقیناً) تم جیسا دین اختیار کرو گے ویسی ہی جزا دیے جاوے گے۔“

ملک الموت کا سامنا کرتا کتنا سخت ہے؟

(85) ﴿لَمُعَالَجَةِ مُلْكِ الْمَوْتِ أَشَدُّ مِنْ أَلْفِ حَرْبَةٍ بِالسَّمْفِ﴾

(81) [ضعیفہ : المقاصد الحسنة للسجناوی (579) السلسلة الضعيفة (1502)]

(82) [ضعیفہ : أحاديث معلة ظاهرها الصحة لرواها (247) السلسلة الضعيفة

(1514)]

(83) [ضعیفہ : كشف الحفاء (19/1) السلسلة الضعيفة (1546)]

(84) [ضعیفہ : الكشف الالهي للطرايبی (681) المولود المرصوع للمعشيشی (414)]

”ملک الموت کا سامنا کرنا گوارہ کی ہزار (1,000) ضربوں سے زیادہ سخت ہے۔“

## سات کاموں سے پہلے اعمال میں جلدی کرو

(86) ﴿يَا دُّرُودَا بِالْأَعْمَالِ سَبْعًا ۖ هَلْ تَنْتَظِرُونَ إِلَّا فَقْرًا مُنْهَبًا أَوْ غِنًا مُطَهَّرًا أَوْ مَرَضًا مُقْبِلًا أَوْ هَرَمًا مُقْبِلًا أَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا أَوْ الدُّجَالَ فَسَرُّ غَائِبٍ يَنْتَظَرُ أَوْ السَّاعَةَ فَأَلْسَاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ﴾

”سات کاموں سے پہلے پہلے اعمال صالحہ بجانے میں جلدی کرو کیا تم (سب کچھ) بھلا دینے والے فقر و فاقے یا سرکش بتا دینے والی تو نگری یا بگاڑ دینے والی بیماری یا ضعیف العقل بنا دینے والے بڑھاپے یا ہلاک کر دینے والی موت یا دجال کے خطر ہو پس دجال سب سے برا غائب ہے جس کا انتظار کیا جا رہا ہے یا تم قیامت کے خطر ہو پس قیامت بہت سخت اور کڑوی چیز ہے۔“

## فتویٰ جہنم میں لے جانے کا بھی باعث بن سکتا ہے

(87) ﴿أَجْرُواكُمْ عَلَى الْفُتْيَا أَجْرُواكُمْ عَلَى النَّارِ﴾

”فتویٰ دینے میں تمہارا سب سے زیادہ جرات مند آتش جہنم میں جانے میں بھی تم میں سب سے زیادہ جرات مند ہے (مراد یہ ہے کہ فتویٰ دینے میں احتیاط کرنی چاہیے جلد بازی سے اجتناب کرنا چاہیے مبادا کہ بلا تحقیق کوئی ایسا غلط فتویٰ صادر ہو جائے جو جہنم میں لے جانے کا موجب بن جائے)۔“

(85) [ضعیف جلد ۱: ترتیب الموضوعات، مدھی (1071) الموضوعات لاہن الحوری

[(220/3)]

(86) [ضعیف: ذخیرۃ الحفاظ لاہن طاهر (2313/2) السلسلة المصنعة (1666)]

(87) [ضعیف: السلسلة المصنعة (1814)]

(88) ﴿ اتَّقُوا فَرَامَةَ الْمُؤْمِنِينَ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ ﴾

”مومن کی فراست (تیز فہمی و دانائی) سے بچ کیونکہ وہ اللہ کے نور کے ساتھ دیکھتا ہے۔“

﴿ دنیاوی عیش و عشرت کیلئے مال جمع کرنے والا بے عقل ہے ﴾

(89) ﴿ الدُّنْيَا دَارٌ مِّنْ لَا دَارَ لَهُ وَقَالَ مِّنْ لَا قَالَ لَهُ وَلَهَا يَجْمَعُ مَن لَّا عَقْلَ لَهُ ﴾

”دنیا ایسے شخص کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں اور ایسے شخص کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں اور اس کے لیے وہی شخص (مال و متاع) جمع کرتا ہے جس میں عقل نہیں۔“

﴿ کھانے کے آخر میں پانی پینے کی ممانعت ﴾

(90) ﴿ لَا تَخَفُوا آخِرَ طَعَامِكُمْ فَإِنَّهُ ﴾

”پانی کو اپنے کھانے کی آخری چیز مت بناؤ۔“

﴿ دلوں کے زنگ کا علاج ﴾

(91) ﴿ إِنَّ بِلِقَالِ رَبِّ صَدًّا كَصَدِّ الْحَدِيدِ وَجَلَّتْهَا إِلَّا تَتَغَارُ ﴾

”لوہے کی طرح دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں اور ان کا علاج استغفار ہے۔“

(88) [ضعيف : تنبيه الشريعة للكناني (305/2) الموضوعات للصغاني (74)]

(89) [ضعيف جدا : الأحاديث التي لا أصل لها في الأحكام للسبكي (344) تذكرة

الموضوعات للفتي (174)]

(90) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ السلسلة الصغيفة (2096)]

(91) [موضوع : ذخيرة الحفاظ (1978/2) السلسلة الصغيفة (2242)]

## جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف

(92) ﴿رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْأَصْغَرِ إِلَى الْجِهَادِ الْأَكْبَرِ﴾

”ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف لوٹے ہیں۔“

بلاوجہ چھوڑے گئے ایک روزے کی قضاء کبھی نہیں دی جاسکتی

(93) ﴿مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فِي غَيْرِ رُخْصَةٍ رَخَّصَهَا اللَّهُ لَهُ، لَمْ يَقْضِ صِيَامَ النَّهْرِ كُفْلَهُ وَإِنْ صَامَهُ﴾

”جس نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ کسی رخصت و اجازت کے بغیر رمضان کے کسی دن کا روزہ چھوڑا تو ساری زندگی کے روزے بھی اس کی قضا نہیں بن سکتے اگر وہ یہ روزے رکھ بھی لے۔“

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا جنت میں داخل ہونے کا انداز

(94) ﴿إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ حَبْوًا﴾

”بے شک حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں پیٹھ کے تل گھسٹتے ہوئے داخل ہوں گے۔“

طلاق اللہ تعالیٰ کی مغفوت ترین چیز

(95) ﴿أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللَّهِ الطَّلَاقُ﴾

(92) [اس کی کوئی اصل نہیں۔ الأسرار المرموعة (211) تذکرۃ المصنفات لمفتی (191) شیخ البانی] نے اسے منکر کہا ہے۔ السلسلة الضعيفة (478)

(93) [مضعف تنزیہ الشریعة (148/2) الترغیب والترہیب (74/2)]

(94) [موضوع، الفصار المنہج لابی القیم (306) المعانی المجموعة للشوکانی (1184)]



”حلال اشیاء میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسند چیز طلاق ہے۔“

نبی ﷺ کی مدینہ تشریف آوری پر عورتوں اور بچوں کے اشعار

(96) ﴿لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ جَعَلَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ وَالْوَلَدَ

يَقُولُونَ :

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا

أَيُّهَا الْمَبْعُوثُ فِينَا مِنْ نِيَمَاتِ الْوَدَاعِ

مَا دَعَا لِلَّهِ دَاعٍ جَنَّتْ بِالْأَمْرِ الْمُطَاعِ

”جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو خواتین بچے اور غلام یہ اشعار پڑھنا

شروع ہو گئے:

ہم پر چود ہویں کا چاند طلوع ہوا ہے ہم پر شکر واجب ہے۔

اے جنوب کی پہاڑیوں کی جانب سے ہم میں بھیجے جانے والے!

تو ایسا حکم لے کر آیا ہے جس کی اطاعت واجب ہے۔“

حسد نیکوں کو کھا جاتا ہے

(97) ﴿إِنَّا كُمْ وَالْحَسَدُ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ

الْخَطَبُ﴾

”حسد سے بچو“ کیونکہ حسد نیکوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ

لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔“

(95) [ضعيف : العلل المتناهية لابن الحوزي (1056/2) الذميرة (23/1)]

(96) [ضعيف : احاديث القصاص لابن تيمية (17) تذكرة الموضوعات (196)]

(97) [ضعيف : التاريخ الكبير (272/1) مختصر متن أبي داود للمنذرى (226/7)]

﴿عمرانوں کے ہاتھوں ملنے والی سزا اور حقیقت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے﴾

(98) ﴿إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ، مَالِكُ الْمُلُوكِ ، مَالِكُ الْمُلُوكِ ، قُلُوبُ الْمُلُوكِ فِي يَدِي ، وَإِنَّ الْعِبَادَ إِذَا أَطَاعُونِي حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالرَّأْفَةِ وَالرَّحْمَةِ وَإِنْ الْعِبَادَ إِذَا عَصَوْنِي حَوَّلْتُ قُلُوبَ مُلُوكِهِمْ عَلَيْهِمْ بِالسَّخَطِ وَالنَّقَمَةِ فَسَامُوهُمْ سُوءَ الْعَذَابِ ، فَلَا تَفْسَلُوا أَنْفُسَكُمْ بِاللُّعَاءِ عَلَى الْمُلُوكِ وَلَكِنْ أَشْغِلُوا أَنْفُسَكُمْ بِاللَّذْخِرِ وَالتَّضَرُّعِ أَكْفَكُمُ مُلُوكُكُمْ﴾

”بلاشبہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں (میں ہی) بادشاہوں کا مالک ہوں، بادشاہوں کا بادشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے ہاتھ میں ہیں اور یقیناً جب بندے میری اطاعت کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل ان پر شفقت و رحمت اور نرمی کے ساتھ پھیر دیتا ہوں (یعنی حکمرانوں کے دل رعایا کے لیے نرم کر دیتا ہوں) اور جب بندے میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں ان کے بادشاہوں کے دل ان پر ناراضگی و انتقام کے ساتھ پھیر دیتا ہوں پھر وہ انہیں (یعنی میرے نافرمانوں کو) برا عذاب پکھاتے ہیں۔ لہذا اپنے نفسوں کو بادشاہوں پر بددعائیں کرنے میں مشغول نہ رکھو بلکہ اپنے آپ کو ذکر و دعا جزی میں مشغول کرو، میں تمہارے بادشاہوں کو تم (پر ظلم و زیادتی) سے روک دوں گا۔“

﴿نومولود کے کان میں اذان و اقامت﴾

(99) ﴿الْأَذَانُ وَالْإِقَامَةُ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ﴾

”نومولود بچے کے کان میں اذان و اقامت کہتا۔“

## دانا کی کار زیادہ مستحق کون؟

(100) ﴿الْحِكْمَةُ ضَالَّةٌ كُلُّ حَكِيمٍ قَادِرٌ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا﴾

”دانا کی ہر حکیم کی گمشدہ چیز ہے جب وہ اسے پالیتا ہے تو وہی اس کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔“

جمع و ترتیب: شیخ احسان بن محمد العسبی (رحمہ اللہ) (المیلد البانی)

ترجمہ و تقدیم: حافظ عمران ایوب لاہوری (رحمہ اللہ)

(99) [ضعیف جداً: بیان الوهم لابن القطان (594/4) المعروف حین لابن حبان

(128/2) السلسلة الضعيفة (494/1)]

(100) [ضعیف: المتناهی لابن العوزی (96/1) سنن الترمذی (51/5)]

# مکتبہ اہل سنت و ائمہ السنہ

## سلسلہ قرآنی موضوعات

اسلامی غرائف کی تلاش و تحقیق کے سلسلے میں

پیش کردہ مکتبہ اہل سنت و ائمہ السنہ کی سلسلہ



اسلام کی بنیادیں کی روشنی میں قرآن و حدیث

ماہنامہ قرآن و حدیث کی قیادت میں

ماہنامہ قرآن و حدیث کی قیادت میں

ماہنامہ قرآن و حدیث کی قیادت میں

ماہنامہ قرآن و حدیث کی قیادت میں

ماہنامہ قرآن و حدیث کی قیادت میں

ماہنامہ قرآن و حدیث کی قیادت میں

ماہنامہ قرآن و حدیث کی قیادت میں

ماہنامہ قرآن و حدیث کی قیادت میں

ماہنامہ قرآن و حدیث کی قیادت میں

ماہنامہ قرآن و حدیث کی قیادت میں

ماہنامہ قرآن و حدیث کی قیادت میں